بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 74

شمارہ 23

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

08 ذوالحجہ 1446-47 ہجری قمری ● 05 احسان 1404 ہجری شمسی ● 05 جون 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ ؕ

(سورۃ البقرۃ: 197)

ترجمہ: اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مئی 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مسلمان بننا آسان نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرلو، مطمئن نہ ہو

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سعادتِ عظمیٰ کے حصول کی راہ

سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمادیا ہے قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ (اٰل عمران: ۳۲) یعنی آؤ میری پیروی کرو، تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے، تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے رُکے اور خود ہی کرلے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے نہ ابراہیم کو نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے كُنۡتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيۡنَ الۡمَآءِ وَالطِّيۡنِ۔ اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے، مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دُوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔

مسلمان کی حقیقت

اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جاوے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے۔ الحمد للہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے، اس کی زندگی کا اُصول تو خدا کے لئے تھا، مگر یہ دنیا کے لئے جیتا اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے، دنیا ہی اس کی مقصود، محبوب اور مطلوب رہتی ہے پھر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں۔

یہ بڑی غور طلب بات ہے۔ اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرلو، مطمئن نہ ہو۔

یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے۔ اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو۔ نام اور چھلکے پر خوش ہوجانا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہوجا۔ اس نے کہا کہ تو صرف نام ہی پر خوش نہ ہوجا۔ مَیں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اُس کو دفن کر آیا۔ پس حقیقت کو طلب کرو۔ نِرے ناموں پر راضی نہ ہوجاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ، وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو کہ اگر وہ حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔

غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیے، کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے۔ کامیابی کی زندگی بسر نہیں کرسکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو، تا کہ تم خدا کے محبوب بنو۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 69-70، ایڈیشن 2018، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتا ہے

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی تھیں: افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو بحالیکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا: یہ کیسے؟ تو انہوں نے کہا: میری بھاوج نے تم کو میرے بھائی کا دودھ پلایا ہے☆ کہتی تھیں: میں نے اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: افلح نے سچ کہا ہے، اسے اندر آنے کی اجازت دو۔

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے متعلق فرمایا کہ وہ میرے لئے جائز نہیں۔ جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتا ہے۔ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

☆ بھاوج نے بھائی کا دودھ پلایا ہے سے مراد تم نے میرے بھائی کی بیوی کا دودھ پیا ہے۔ لہٰذا افلح کے بھائی حضرت عائشہ کے رضاعی والد ہوئے اور افلح رضاعی چچا ہوئے۔

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 16 مئی 2025 (مکمل متن)

حضور انور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز جوابات: قسط 87

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

تذکار مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

پیغام حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ برکینا فاسو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

نماز جنازہ حاضر و غائب | وصایا

اعلانات برائے اسامی

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قومی ترقی کا یہ ایک نہایت اہم اصل ہے کہ غرباء کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور امراء اُن کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے اپنے اموال کا ایک حصہ خرچ کرتے رہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المؤمنون آیت نمبر 5 وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غرباء کی تکالیف کا اتنا احساس رہتا تھا کہ احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اتنی کثرت کے ساتھ غرباء میں صدقات تقسیم فرماتے کہ اُسے اگر ایک تیز ہوا سے مشابہت دی جائے تو یہ بھی ایک ناقص مشابہت ہوگی۔ اسی طرح ایک دفعہ کچھ اموال آئے جن کو آپ نے غرباء میں تقسیم فرما دیا مگر ایک دینار کہیں غلطی سے رہ گیا اور وہ تقسیم نہ ہوسکا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک آپ کو وہ دینار یاد آگیا۔ جب آپ نے نماز ختم کرلی تو بجائے اس کے کہ آپ بیٹھ کر صحابہؓ سے گفتگو فرماتے آپ جلدی جلدی اندر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایسا اضطراب پایا جاتا تھا کہ آپ ہماری گردنوں پر سے کودتے ہوئے اندر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اموال تقسیم کرتے کرتے ایک دینار کہیں گر گیا تھا۔ مجھے نماز پڑھاتے ہوئے وہ یاد آیا تو

باقی صفحہ نمبر 07 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آنحضور ﷺ کے عہد مبارک میں اہل بدر جن کی تعداد 313 تھی اور جنہوں نے اسلام کے مشکل اور کمزوری کے حالات میں آنحضور ﷺ کا ساتھ دیا تھا اسی طرح جب آنحضور ﷺ کے غلام صادق اور آپ کے روحانی فرزند مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت ہوگی تو اس وقت بھی ابتدائی طور پر آپ کے 313 اصحاب آپ کی تائید و نصرت کی غیر معمولی سعادت پائیں گے

یہ پیشگوئی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے حق میں پوری ہو چکی ہے

آپ کے 313 اصحاب کے نام آپ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور انجام آتھم میں درج ہیں

اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے
مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا

مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے، جس سے صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے
لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خریدتے چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں
اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے

مختلف کمپنیوں کے صرف شیئرز خریدنے میں کوئی ہرج کی بات نہیں کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے نفع و نقصان میں شراکت والا ایک کاروبار ہی ہے
اگرچہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کاروبار میں دھوکہ دہی کا بہت امکان ہوتا ہے
البتہ اگر یہ صورت ہو کہ ادھر شیئرز خریدے، ادھر فروخت کیے اور صبح شام شیئرز مارکیٹ کے انڈیکس بورڈ پر ہی نظر جمائے رکھی جائے
تو یہ لاٹری سے ملتی جلتی صورت ہوگی جس کی ممانعت کا کسی کو انکار نہیں

یہ تصور کہ بحالت اضطرار سود لینے اور دینے کی اجازت ہے ہرگز درست امر نہیں
قرآن کریم نے سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ مگر سود کے لیے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے

اگر کوئی شخص مجبوری اور اضطرار کی حالت سمجھ کر سؤر اور شراب بیچنے کا کام کرتا ہے تو جماعت کے لیے تو کوئی مجبوری نہیں کہ ایسے شخص سے چندہ لے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضور انور کے بصیرت افروز جوابات (قسط 87)

سوال: مراکش سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ ایم ٹی اے العربیہ پر سنا ہے کہ نافرمان عورت کو ہلکا سا مارنا جائز ہے۔ کیا یہ درست ہے یا آیت کا کوئی اور مفہوم ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 7 مئی 2023ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

جواب: اسلام نے عورت اور مرد دونوں کے حقوق و فرائض بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں اور دونوں کو ان حقوق و فرائض کے اعتبار سے اپنے اپنے دائرہ میں محدود رکھا ہے۔ اور تعلیم دی ہے کہ ہر کوئی اپنے دائرہ میں نگران بھی ہے اور ہر نگران سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پُرس بھی کی جائے گی کہ اس نے اپنی رعایا کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کمی تو نہیں کی۔ اس ذمہ داری میں اسلام نے جہاں مرد کو گھر کا نگران اور اسے اپنے اہل خانہ کے حقوق ادا کرنے کا پابند بنایا ہے وہاں عورت کو بھی اپنے خاوند کے گھر کا نگران قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص نگران ہے پس اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ چنانچہ وہ شخص جو لوگوں کا امیر ہے اس سے ان لوگوں کے متعلق سوال ہوگا (کہ اس نے ان کی نگرانی اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کیا)۔ اور مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے، اس سے اس بارے میں باز پرس ہوگی۔

(صحیح بخاری کتاب العتق بَاب كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ)

پس اگر مرد اور عورت دونوں اپنے اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کریں تو کسی کو بھی ایک دوسرے کو مارنے تو کیا ڈانٹنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

عورتوں کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیم کی خوبصورتی بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ (البقرۃ:۲۲۹) کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سُنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 121 مطبوعہ 2016ء)

اس نہایت اعلیٰ اور حسین تعلیم کے بعد اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی جائز حد تک اطاعت سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کے ساتھ باغیانہ رویہ اختیار کرتی ہے تو پھر ایسی عورت کو راہ راست پر قائم رکھنے کے لیے اسلام نے بعض اصلاحی تدابیر کے اختیار کرنے کا مرد کو حکم دیا ہے، جس میں پہلی تدبیر یہ ہے کہ اسے نصیحت کر کے سمجھایا جائے۔ اگر نصیحت کا بھی اس پر اثر نہ ہو تو فرمایا کہ خاوند ایسی بیوی کی اصلاح کے لیے اس کے ساتھ کچھ وقت کے لیے اپنے تعلقات زوجیت ختم کر دے۔ (جس میں بیوی سے زیادہ خاوند کو تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے) علاوہ ازیں اس حکم میں مرد کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ اپنا بستر بیوی سے الگ کرے، یہ نہیں فرمایا کہ بیوی کو بستر سے نکال دے۔ اس اصلاحی تدبیر کا بھی اثر اگر بیوی پر نہ ہو اور وہ اپنی نافرمانیوں اور باغیانہ رَوِش سے باز نہ آئے تو فرمایا کہ پھر تم اسے ایک حد تک بدنی سزا دے سکتے ہو۔ (سورۃ النساء:35) لیکن اس بدنی سزا کے بارے میں حضور ﷺ نے یہ شرط بھی لگا دی کہ نہ اس کے چہرہ پر مارو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح بَاب حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ) اور نہ اس کو

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مجھے توکم از کم ان [میر محمود احمد صاحب ناصر] جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔
اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے اللہ کرے کہ ایسی مثالیں اَور بھی پیدا ہو جائیں
اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پہ چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے

بعض سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

جماعت کے ایک بزرگ اور جید عالم باعمل، خلافت کے فدائی، دین کے بے مثل خادم، خلافت کے ایک عظیم معاون و مددگار اور جاں نثار،
کامل اطاعت گزار اور وفا شعار سلطانِ نصیر محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر
اور دورانِ اسیری کراچی میں وفات پانے والے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/مئی 2025ء بمطابق 16/ہجرت 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

آج بھی میں سرایا کا ذکر کروں گا۔ جو میرے پاس مواد ہے اس میں فتح مکہ سے پہلے ان سرایا کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یہ مختصر سا ذکر ہے۔ اس کے بعد دوسرا مضمون بیان کروں گا۔ سریّہ ابوقتادہؓ انصاری کا ذکر ملتا ہے جو بطرفِ خَضِرَہ تھا۔ یہ سریّہ شعبان آٹھ ہجری میں ہوا۔ اس سریّہ کے امیر ابوقتادہؓ تھے۔ خَضِرَہ مدینہ منورہ کے شمال مشرق میں بنومُحَارِب کی سرزمین میں شمار کیا جاتا تھا۔ یہ تِہَامَہ کا علاقہ بھی تسلیم کیا جاتا تھا جو کہ نجد میں شامل ہے۔ یہاں بنو غَطَفَان کی ایک شاخ رہائش پذیر تھی۔ بنوغطفان اسلام دشمنی پر مسلسل مائل تھے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ نجد کے علاقے خَضِرَہ میں رہائش پذیر بنو غَطَفَان ریاست مدینہ کے خلاف شرانگیزی پھیلانے میں مصروف تھے۔ (غزوات و سرایا از محمد اظہر فرید شاہ صفحہ 438 فریدیہ پبلیشرز ساہیوال)

حضرت عبداللہ بن اَبِی حَدْرَدْ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سُراقہ بن حارِثہؓ کی بیٹی سے شادی کی۔ یہ بدر کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ مجھے دنیا سے جو بھی حاصل ہوا ان چیزوں میں وہ مجھے اس کے مرتبے سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ میں نے اس کا مہر دو سو درہم قرار دیا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا جو میں اسے دیتا۔ میں نے کہا اس مہر کی ادائیگی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی کروائیں گے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا دو سو درہم۔ اے اللہ کے رسول! اس کے مہر میں میری مدد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تو میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس سے میں تمہاری مدد کروں لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں ابوقتادہؓ کو کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک سریہ میں بھیجوں گا کیا تم اس میں نکلنا چاہتے ہو؟ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری بیوی کا مہر بطور غنیمت عطا فرما دے گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر ہم نکلے اور ہم کل سولہ آدمی تھے۔ حضرت ابوقتادہؓ ہمارے امیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی جانب قبیلہ غطفان کی طرف بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اور دن کو چھپ جانا اور اچانک حملہ کرنا اور عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔ پھر ہم نکلے یہاں تک کہ غطفان کی ایک جانب پہنچ گئے۔

(ماخوذ از کتاب المغازی جلد 2 صفحہ 224 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جب اندھیرا چھا گیا تو ابوقتادہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کی اور دو دو آدمیوں کی جوڑیاں بنا دیں اور کہا کہ ہر آدمی اپنے ساتھی سے جدا نہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ شہید کر دیا جائے یا اس کی مجھے خبر دے اور کوئی ایسا آدمی میرے پاس نہ آئے کہ میں اس سے سوال کروں تو وہ کہے مجھے دوسرے کا علم نہیں ہے۔ ضرور ساتھ ساتھ رہنا ہے اور جب میں تکبیر کہوں تم بھی تکبیر کہو اور جب میں حملہ کروں تم بھی حملہ کرو اور تعاقب کرنے میں دُور تک نہ جانا۔ زیادہ تعاقب نہیں کرنا اگر دشمن دوڑ جاتا ہے تو اس کو جانے دینا۔ چنانچہ ہم نے وہاں پر موجود لوگوں کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت ابوقتادہؓ نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور تکبیر کہی اور ہم نے بھی اپنی تلواروں کو نیاموں سے نکال لیا اور آپؓ کے ساتھ تکبیر کہی۔ چنانچہ ہم نے وہاں پر موجود لوگوں پر حملہ کیا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 185-186 دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1993ء)

کہتے ہیں اچانک میں نے دیکھا کہ اس میں سے ایک دراز قد آدمی ننگی تلوار سونتے آہستہ آہستہ چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے مسلمان! آؤ جنت کی طرف۔ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ کافر تھا وہ طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا کہ جنت چاہیے ناں تمہیں تو آؤ جنت کی طرف۔ وہ جنت جنت کہہ کر ہمارا مذاق اڑا رہا تھا۔ میں جان گیا کہ وہ مڑ کر آئے گا۔ میں اس کے پیچھے نکل پڑا۔ میرا ساتھی کہنے لگا دُور مت جانا۔ ہمارے امیر نے ہمیں ڈھونڈنے کے لیے نکلنے سے منع کیا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں نے اسے پالیا اور اس کی ننگی کمر کی طرف تیر پھینک دیا۔ اس نے پھر طنزیہ انداز میں کہا: اے مسلمان! جنت کے قریب ہو۔ مَیں نے دوبارہ اس کی طرف تیر پھینکا اور اسے قتل کر دیا۔ میں نے اس کی تلوار لے لی۔ میرا دوست مجھے پکار رہا تھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ابوقتادہ کی طرف گیا۔ انہوں نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا۔ میں نے کہا کیا امیر نے میرے بارے میں پوچھا؟ اس نے کہا ہاں اور وہ مجھ پر اور تم پر غصہ ہو رہے تھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ مسلمانوں نے اموالِ غنیمت جمع کر لیے ہیں اور ان کے سرکردہ لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔ چنانچہ میں حضرت ابوقتادہؓ کے پاس آیا تو آپؓ نے مجھے ملامت کی۔ میں نے کہا میں نے ایک آدمی کو قتل کیا جس کا معاملہ یوں تھا اور وہ ایسے ایسے کہہ رہا تھا۔ پھر ہم نے جانوروں کو ہانکا اور عورتوں کو سوار کر لیا۔ ہماری تلواریں پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھیں۔ صبح ہوئی تو میرے اونٹ سے قطرے بہ رہے تھے۔ ایک عورت نے جو ہرن کی طرح بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی اور رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ایک شخص کو دیکھ رہی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو ہمیں تم سے بچا لیتا۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہ شاید وہی ہے جسے میں نے قتل کر دیا اور یہ اس کی تلوار ہے جو پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ کہنے لگی کہ اللہ کی قسم! یہ اس کی تلوار کی نیام ہے۔ اس کے پاس اس کی تلوار کی نیام تھی۔ اس میں داخل کر کے دیکھ اگر تُو سچا ہے۔ میں نے داخل کی تو وہ پوری آ گئی۔ چنانچہ وہ عورت رونے لگی۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ اور بکریاں لے کر آئے۔

(کتاب المغازی جلد 2 صفحہ 224 تا 225 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت کے مطابق صحابہؓ اس مہم میں پندرہ راتیں باہر رہے اور دو سو اونٹ ایک ہزار بکریاں اور بہت سے قیدی لائے۔ خمس الگ کیا گیا اور ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ آئے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد جلد 06 صفحہ 187 دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1993ء)

ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا گیا جبکہ ایک دوسری روایت کے مطابق اس سریہ میں دو سو اونٹ، دو ہزار بکریاں اور بہت سے قیدی غنیمت میں حاصل ہوئے۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 273 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 101 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پھر ایک ذکر سریّہ حضرت ابوقتادۃ بطرف وادی اِضَم کا ہے۔ یہ رمضان آٹھ ہجری جنوری 630ء میں ہوا۔ اِضَم مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف نجد کے علاقے میں ایک وادی ہے جہاں غطفان کی ایک شاخ بنو اشجع آباد تھے۔

اس سریہ کا سبب یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے لیے مکہ کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہؓ کو وادی اِضَم کی طرف روانہ فرمایا جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے جبکہ مکہ جنوبی جانب ہے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی مکہ کی طرف نہیں بلکہ اِضَم کی جانب ہو گی۔ ایک روایت کے مطابق اس سریہ کے قائد حضرت عبداللہ ابن ابی حَدْرَدْؓ تھے۔ حضرت ابوقتادہؓ کے ساتھ آٹھ صحابہؓ تھے جن میں سے ایک حضرت مُحَلِّم بن جَثَّامَہ لَیْثِیؓ بھی تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وادی اِضَم پہنچے تو وہاں عامر بن اَضْبَط اَشْجَعِی ہمارے پاس سے گزرا۔ اس شخص نے ان کے پاس آ کر انہیں اسلامی طریق کے مطابق سلام کیا۔ اس پر مسلمانوں نے اس پر ہاتھ اٹھانے سے گریز کیا کیونکہ اسلامی طریقے سے سلام کیا اس لیے تعلیم تو یہی ہے منع ہو گئے مگر حضرت مُحَلِّم کا اس شخص کے ساتھ پہلے سے کوئی جھگڑا تھا اس لیے انہوں نے عامر بن اَضْبَط پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہوں

نے اس کا سامان اور اونٹ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس کے علاوہ کسی جتھے سے صحابہؓ کا سامنا نہ ہوا چونکہ انہیں صرف مشرکین کی توجہ بٹانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس لیے صحابہؓ وہاں سے واپس ہو لیے۔ اسی دوران میں انہیں خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی اسی طرف مڑ گئے یہاں تک کہ راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو لکھا ہے کہ انہوں نے یہ جو قتل کیا تھا اس قتل کا سارا واقعہ آپؐ کو بتایا تو اس تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (النساء:95)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کر لیا کرو یقیناً اس سے جو تم کرتے ہو وہ بہت باخبر ہے۔

یعنی اس سے منع کیا گیا ہے کہ جو سلام کرے اس سے کوئی تعرض نہیں کرنا۔ اس سے کوئی سختی نہیں کرنی۔ اس کو قتل نہیں کرنا یا سزا نہیں دینی۔

یہ غزوہ جیسا کہ بیان ہوا ہے آٹھ ہجری میں ہوا ہے لیکن یہ آیت سورۂ نساء کی ہے اور یہ روایت سیرت ابن کثیر میں لکھی ہے اور سورۂ نساء کے بارے میں زیادہ اتفاق یہی ہے کہ یہ ہجرت کے تیسرے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی تھی۔ (فرہنگ سیرت صفحہ 45 زوار اکیڈمی) (سیرت انسائیکلوپیڈیا جلد نہم صفحہ 111 دار السلام)

(سیرت ابن کثیر، جزء 3 صفحہ 423) (ترجمہ قرآن کریم از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، صفحہ 123)

یہ ہو سکتا ہے کہ اس واقعہ کے پتا لگنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر اظہارِ ناپسندیدگی فرمایا ہو۔ بہرحال اس بات سے آپؐ نے ان کو اس آیت کے حوالے سے منع فرمایا۔

اس کے بعد اب آگے آئندہ ان شاء اللہ فتح مکہ کا امید ہے ذکر شروع ہوگا۔

اب میں جماعت کے ایک بزرگ اور جید عالم۔ خلافت کے فدائی۔ دین کے بے مثل خادم کا اس وقت ذکر کروں گا جن کی گذشتہ دنوں میں وفات ہوئی ہے۔ اسی طرح ایک اَور فدائی مخلص احمدی کا جو اِن دنوں اسیر تھے وہیں ان کی وفات ہوئی اور جو شواہد ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ اس لحاظ سے ان کا شہادت کا ہی رتبہ ہے۔

بہرحال پہلا ذکر مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کا ہے جو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ یہ گذشتہ دنوں چھیانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بھتیجے تھے اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کے داماد اور جیسا کہ پہلے بتایا ہے کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے بیٹے اور آپ کی والدہ کا نام صالحہ بیگم تھا۔ آپ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے پوتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام صالحہ تھا جو حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کی بیٹی تھیں جو حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے تھے۔ سید محمود احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ مارچ 1944ء میں اپنے والد حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی وفات والے دن زندگی وقف کی۔ ان کے بیٹے عزیزم محمد احمد نے بھی مجھے لکھا ہے کہ 17 مارچ کو یہ بڑا اہمیت کا دن کہا کرتے تھے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک یہ اہمیت کا دن کیوں ہے؟ تو انہوں نے کہا اس دن میرے والد کی وفات ہوئی تھی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا دن ہمارے گھر میں گزارا تھا بلکہ نمازیں بھی وہیں پڑھائی تھیں اور حضرت مصلح موعودؓ نے وہاں ایک مختصر سی تقریر کی جس میں میر صاحب کی دینی خدمات اور ان کی وقف کی روح اور علمیت وغیرہ کا ذکر کیا۔ میر محمود احمد صاحب کہتے ہیں کہ یہ سن کر مَیں کھڑا ہوا اور وہیں حضرت خلیفہ ثانیؓ کو کہا کہ حضور میں وقف کرتا ہوں۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی جذباتی کیفیت ہوگئی۔ آپؓ نے اس کو بڑا سراہا۔ اس وقت سید میر محمود احمد صاحب کی عمر چودہ سال تھی اور پھر اس وعدے کو ایسا نبھایا کہ اس کی مثالیں کم ملتی ہیں۔

آپ کی جماعتی خدمات یوں ہیں۔ 1954ء تا 1957ء آپ یہاں انگلستان میں تھے۔ جہاں آپ نے بطور مبلغ کام کیا اور اسی دوران SOAS (سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز) میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تعلیم بھی حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی، اکٹھے دونوں پڑھتے تھے۔ کچھ عرصہ لندن مشن کے سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ 1957ء سے 1959ء تک وکالتِ دیوان میں بطور ریزرو مبلغ رہے۔ پھر 1960ء میں جامعہ میں بطور استاد مقرر ہوئے۔ 1978ء تک یہ فرائض انجام دیے۔ 78ء سے 82ء تک امریکہ میں مبلغ رہے۔ 82ء سے 86ء تک سپین میں خدمت کی توفیق ملی۔ 86ء سے 89ء تک بطور وکیل التصنیف کام کیا۔ 86ء سے 2010ء تک جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل کے طور پر خدمت کی۔ اس دوران 94ء تا جولائی 2001ء وکیل التعلیم بھی رہے۔ اسی طرح ریسرچ سیل کے انچارج تھے، واقعہ صلیب سیل کے انچارج تھے۔ 2005ء میں نور فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا تو اس کے صدر مقرر ہوئے اور آخر تک اسی خدمت پر مامور تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو 3 جون 1962ء کو مجلس افتاء کا ممبر مقرر فرمایا اور نومبر 1972ء تک آپ اس کے ممبر رہے۔ اس کے بعد دسمبر 1989ء میں دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو افتاء کا ممبر مقرر فرمایا اور تاحیات اس پر قائم رہے۔

خدام الاحمدیہ میں بھی ان کو مختلف حیثیتوں سے بطور مہتمم اور بطور نائب صدر خدمت کی توفیق ملی۔ علمی میدان میں بھی ان کی بڑی وسیع خدمات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جو ترجمہ قرآن کریم ہے اس کی تیاری میں بھی انہوں نے کافی معاونت کی جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ذکر فرمایا ہے اور اظہارِ تشکر فرمایا ہے اور ربوہ کے معاونین کا ذکر کرتے ہوئے جن میں صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب، سید عبدالحئی صاحب، مولانا دوست محمد صاحب، جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وغیرہ کو خدمت کی توفیق ملی، آپؒ نے یہ بھی فرمایا کہ میر محمود احمد صاحب بھی ان میں شامل تھے اور اللہ کے فضل سے یہ لوگ مسلسل میرے ساتھ شامل رہے اور آپؒ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

(ماخوذ از ترجمہ قرآن کریم از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، اظہار تشکر)

صحاح ستہ کا مکمل اردو ترجمہ کرنے کے بعد مسند احمد بن حنبل کا ترجمہ جاری تھا۔ اسی طرح صحیح مسلم کی شرح بھی جاری تھی۔ شمائل ترمذی کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا۔ بائبل کے متعلق بیسیوں علمی مقالہ جات تحریر کیے جو مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوئے۔ بائبل میں سے استثناء اور اناجیل میں سے تین کی تفسیر لکھی۔ اسی طرح کفن مسیح، مرہم عیسیٰ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کے متعلق بہت اعلیٰ پائے کے تحقیقی کام کیے۔ اس وقت ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب اور مواد یہ ہے: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ اس کے تین حصے ہیں۔ ایک ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے تین سو پینسٹھ دن۔ یہ نماز کے بعد روزانہ درس کے لیے انتخاب ہے۔ پھر ایک ہے فلسطین سے کشمیر تک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے سیرت النبی۔ انہوں نے اس کا مواد اکٹھا کیا ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ صحیح بخاری سے انتخاب کیا۔ یہ بعض تربیتی عناوین ہیں۔ اسی طرح جب ایک دفعہ پرانے پوپ نے ایک سوال اٹھا دیا تھا تو اس کا بھی انہوں نے ردّ کیا۔ مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر جس بنیادی پتھر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دعا کروائی تھی وہ پتھر حضرت محترم میر صاحب نے اٹھایا ہوا تھا۔ اسی طرح مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بھی ان کو اور ان کی اہلیہ کو خدمت کا موقع ملا جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ذکر بھی فرمایا تھا۔

(ماخوذ از خطبات طاہر جلد اول صفحہ 139۔ خطبہ بیان فرمودہ 10 ستمبر 1982ء)

1955ء میں جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نکاحوں کا اعلان فرمایا تھا۔ یہ آٹھ نکاح تھے۔ ان میں میر محمود احمد صاحب کا نکاح بھی تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی بیٹی امۃ المتین صاحبہ کے ساتھ پڑھا تھا اور اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ عام طریق کے مطابق تو نکاح 29 دسمبر کو ہوا کرتے تھے مگر ان نکاحوں میں کچھ مستثنیات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک نکاح میری اپنی لڑکی امۃ المتین کا ہے جو سید میر محمود احمد ابن میر محمد اسحٰق صاحب سے قرار پایا ہے۔ پھر اس پہ تفصیل بیان کی۔ پھر یہ بھی بیان فرمایا کہ محمود احمد اس وقت لندن میں بی اے میں پڑھ رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے خیریت رکھی تو ارادہ ہے کہ اگلے سال مئی میں وہ واپس آجائیں۔ میں اپنے تینوں بچوں کو، آپؓ نے تینوں بچوں کا ذکر کیا، پھر خلیفہ ثانی نے ان کے نام لیے کہ محمود احمد کو جو داماد ہے اور داؤد احمد کو جو داماد ہے۔ سید میر داؤد احمد صاحب کا ذکر ہے اور طاہر احمد کو جو ام طاہر مرحومہ کا لڑکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ذکر کیا وہاں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ تعلیم پائیں اور آئندہ سلسلہ کی خدمت کریں۔ ان کو تاکید ہے کہ انگریزی میں لیاقت حاصل کریں۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ اگر انگریزی تعلیم اچھی طرح حاصل ہو جائے تو چونکہ یہ تینوں مولوی فاضل ہیں اور عربی تعلیم بھی ان کی نہایت اعلیٰ ہے۔ اگر انگریزی تعلیم بھی اعلیٰ ہوگئی تو قرآن شریف کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں کر کے وہ سلسلہ کی اشاعت میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز بھی اس بات کا محتاج ہے کہ اس کا کوئی اچھا اور لائق ایڈیٹر ہو اس غرض کے لیے میں اپنے بچوں کو وہاں چھوڑ آیا ہوں۔ گو اس بیماری اور کمزوری میں اتنے اخراجات برداشت کرنا کہ تین بیٹے، دو داماد اور ایک بیٹا وہاں پڑھیں، مشکل ہے مگر میں نے سمجھا کہ جماعت کی مشکل میری مشکل سے بڑی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 672 تا 674، فرمودہ 26 دسمبر 1955ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ جماعت کی خاطر ہر قربانی کرنی ہے۔ اس کے لیے ہر قسم کی قربانی کی۔ اپنا مال وقت اپنے بچوں کو قربان کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1982ء میں ان کے سب سے بڑے بیٹے کا نکاح پڑھایا۔ اس میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی اولاد کا ذکر اور ان کی اولاد کے ذکر

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (البقرہ:154)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔

یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

طالب دعا: بی۔ایم۔خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

کے ضمن میں سید میر محمود احمد صاحب کا ذکر کیا۔ اس میں آپؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا یعنی حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی دعاؤں کو سنا اور اپنے ساتھ ان کے پیار کو دیکھ کر یعنی حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے پیار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کے تینوں بچوں کو وقف کرنے کی توفیق عطا کی۔ تینوں کی طبیعت ایک دوسرے سے مختلف ہے جیسا کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے لیکن اس چیز میں جہاں تک میں نے غور کیا حضرت خلیفہ ثالثؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک مَیں نے غور کیا تینوں میں ایک ہی چیز پائی جاتی تھی یعنی جو کچھ خدا نے دیا جتنا دے دیا اس پر انسان کو راضی رہنا ہی نہیں بلکہ خوش رہنا چاہیے۔ صرف راضی نہیں رہنا بلکہ خوشی سے راضی رہنا ہے۔ فرمایا کہ سید میر داؤد احمد صاحب اپنے رنگ کے تھے لیکن یہ چیز ان میں پائی جاتی تھی۔ میر مسعود احمد آجکل کافی عرصہ سے ڈنمارک میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں وہ اپنے رنگ کے ہیں لیکن یہ چیز ان میں بھی پائی جاتی ہے اور ان کے چھوٹے بھائی میر محمود احمد جن کے بچے کے نکاح کا میں اعلان کروں گا وہ اپنے رنگ کے واقف زندگی ہیں لیکن یہ چیز ان ساروں میں common ہے کہ خوشی سے رہنا اور جو جماعت دے اس کو قبول کرنا اور کسی قسم کا مطالبہ نہ کرنا۔ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ کا یہ ورثہ پوری نسل میں آگے چلا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ماموں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پر یعنی میر اسحٰق صاحب کی اولاد پر بڑا فضل کیا ہے۔ اس واسطے جماعت کے لیے جو یہ نمونہ بھی قائم ہوا اور جماعت کے سامنے یہ ہر حالت میں ہنستے اور بشاش چہرے بھی آئے جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزارنے والے ہیں۔

(ماخوذ از خطبہ نکاح 10 مئی 1982ء، خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 728-729)

پھر آپؒ نے آگے دعا دی کہ دعا کریں ان کی اگلی نسل بھی ان چیزوں کو حاصل کرنے والی ہو۔ شعر و شاعری سے بھی آپ کو شغف تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر اور کلام محمود کے شعر تو یاد تھے ہی اس کے علاوہ خود بھی نظمیں کہتے تھے۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے مربیوں کو جو جامعہ میں آنا چاہتے ہیں اور مربی بننے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن ابھی آئے نہیں ایک نصیحت کی اور ایک لائحہ عمل دیا وہ بڑا اچھا لائحہ عمل ہے۔ مربیوں کو بلکہ ہر شخص کو جو جامعہ میں آنا چاہتا ہے اور جو آچکا ہے ان کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔

پہلی بات یہ لکھی کہ روزانہ صبح تین بجے اٹھ کر وضو کر کے، پاکستان کے وقت کے مطابق تو وہی تہجد کا وقت بنتا ہے کہ تہجد ادا کریں۔ روزانہ پانچ وقت نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں اور وہاں ربوہ میں رہنے والوں کو نصیحت کی کہ مسجد مبارک میں کم از کم ایک نماز ادا کریں۔ پھر روزانہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لیے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کے لیے خلافت کی محبت کے لیے دعا مانگیں۔ پھر پانچویں بات یہ کہ تسبیح، درود شریف، استغفار کو اپنا شعار بنائیں۔ چھٹی بات یہ کہ حضرت صاحب یا خلیفہ وقت کی خدمت میں محبت اور عقیدت کے جذبات کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہوئے خط لکھا کریں۔ ساتویں بات یہ کہ اپنے موجودہ فرائض اور ذمہ داریاں احسن طریق پر ادا کریں۔ آٹھویں بات یہ کہ اپنے والدین کی خدمت کریں اور اگر وہ دور ہیں تو انہیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نویں بات یہ کہ قرآن شریف کا ترجمہ لفظی اور بامحاورہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ دسویں بات یہ کہ روحانی خزائن کا کم از کم تین دفعہ مطالعہ کریں۔ گیارہ یہ کہ روزانہ الفضل اور ایک عام اخبار پڑھیں۔ روزانہ خدمتِ خلق کا ایک کام کم از کم ضرور کریں۔ ان کے بیٹے سید غلام احمد فرخ ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔ چند باتیں پیش کرتا ہوں کہ ابا کو اللہ تعالیٰ سے جو محبت تھی اس کا اظہار نمازوں اور ذکرِ الٰہی سے ہوتا تھا۔ ان کی نمازوں کو تو مَیں نے بھی دیکھا ہے۔ مسجد میں۔ ایک طرف کونے میں لگے جس خشوع و خضوع سے پڑھا کرتے تھے۔ جو گھر میں نمازیں ہیں وہ تو ہوتی ہوں گی ان کو ہم نہیں جانتے لیکن باہر بھی ان کی نماز کے وقت ایک عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ ایک ایسا فطری اور بے تکلف تعلق تھا جس کا لوگوں کے سامنے اظہار نہیں کرتے تھے لیکن پھر بھی بعض دفعہ اظہار ہو جاتا ہے لوگ خود ہی نوٹ کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں ابا کی نوٹ بک دیکھتا ہوں اس پر ہر روز اللہ لکھا ہوا نظر آتا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب بھی اپنے قلم میں روشنائی، سیاہی بھرتے تو پہلا لفظ اللہ لکھتے ہیں اور اس طرح بعض اوراق یا ڈائریوں پر کئی کئی لائنوں میں صرف اللہ لکھا ہوا تھا۔ آپ نے آخری سالوں میں اپنے کمرے میں ایک فقرہ لکھا تھا۔ اے میرے اللہ تی آمو۔ تو میں نے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے؟ کہتے ہیں یہ اٹالین زبان کا لفظ ہے تی آمو کہ I love you۔ اللہ تعالیٰ کو لکھا ہے انہوں نے۔

حمد باری تعالیٰ پر ان کی ایک نظم بھی ہے جس کا ایک شعر یہ ہے کہ

مجھ کو حاصل رہے مجھ کو دائم ملے
تیرا دیدار بھی تیری گفتار بھی

بیماری کے دنوں میں ان کا ایک دفعہ اپنڈیکس کا آپریشن ہوا تو السلام علیکم کی آواز آئی۔ صحت یاب ہو گئے۔ ان کی عبادت اور نمازوں کا فلسفہ بھی تعلق باللہ سے ہی وابستہ تھا۔ ان دو کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کئی مرتبہ نماز تہجد میں اپنی دعا کا طریق بتایا کہ پہلے حمد باری اور تعلق باللہ کے لیے دعائیں کرتا ہوں۔ ایک دن کہتے ہیں مجھے بتایا کہ میں روزانہ تہجد میں اپنے چچا جان یعنی حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم کے اشعار پڑھتا ہوں جو چچا جان نے بعنوان ''تم'' لکھی تھی اس کا پہلا شعر یہ ہے کہ

علاجِ دردِ دل تم ہو ہمارے دل رُبا تم ہو
تمہارا مدعا ہم ہیں ہمارا مدعا تم ہو

نمازِ تہجد میں دعا کا طریق بھی بتایا جو اختصار سے پیش کرتا ہوں۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ حمد باری اور درود شریف کے بعد حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کی آل اور خلفاء حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی آل پر، حضرت مصلح موعودؓ اور آپؓ کی آل پر الگ سے، پھر اپنے دادا حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ سے شروع کرتے تھے اور درجہ بدرجہ نیچے آتے جاتے تھے۔ اپنی اولاد میں سب سے پہلے اپنی بیٹی کے لیے پھر بیٹوں کے لیے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا اصل ذریعہ دعا کو ہی سمجھتے تھے۔ خلافت سے محبت چھلکتی تھی ہی لیکن سب سے بڑھ کر ان کی محبت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ عشق تھا ایک۔ اتباعِ سنتِ رسولؐ کی کوشش کرتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے اس کا اظہار ہوتا تھا۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ اس طرح ہوا کہ آپ کسی بے آرام کرسی پہ بیٹھے ہوئے تھے اور میں کسی دوسری کرسی پہ آرام سے بیٹھا تھا۔ میں اٹھا اور ان کے لیے کرسی خالی کی لیکن وہ اس پر نہیں بیٹھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھنے سے منع فرمایا ہوا ہے۔ بے شک تم میرے بیٹے ہو لیکن یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے کہ دوسرے کی کرسی، بیٹھنے کی جگہ پہ قبضہ کیا جائے اس لیے میں نہیں بیٹھوں گا۔ اسی طرح راستہ میں آتے جاتے سلام کرنے میں پہل کرنے کی کوشش کرتے۔ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد دعا کرنے میں مشغول رہتے اور اس بات کو ناپسند کرتے کہ اس دوران میں کوئی ان سے ملنے بھی آئے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہم بچے بھی اس سے گریز کرتے تھے کہ ان کے پاس اس وقت میں جائیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یومِ ولادت اور یوم وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم ولادت اور یوم وفات پہ تاکیدی طور پر درود شریف کثرت سے پڑھنے کی نصیحت کرتے تھے اور خود بھی اکثر سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد۔ پڑھتے رہتے۔ کہتے ہیں میں ایک دفعہ قادیان گیا تو مجھے یہ دعا لکھ کے دی کہ دارالمسیح کے ہر کمرے میں سب سے پہلے ایک دفعہ میری طرف سے یعنی میر صاحب کی طرف سے یہ دعا پڑھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر بھی دعا کرنا۔ 1990ء میں آپ پر ایک مقدمہ قائم ہوا جو مجلس شوریٰ میں اظہار رائے پر تھا۔ مقدمہ 298C کا تھا لیکن جج نے آپ کو کہا کہ آپ نے تقریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی توہین کی ہے۔ اس پر آپ نے بڑی سختی سے جج کے سامنے اس کا ردّ کیا اور مجھے بتاتے تھے کہ مجھے اس بات کی بڑی تکلیف تھی۔ جج نے آپ کو کہا کہ میر محمود احمد نے بحث کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اس پر میر محمود احمد صاحب نے کہا کہ یہ مجھ پر الزام ہے! یہ سراسر جھوٹ ہے! جھوٹ ہے! جھوٹ ہے! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی دل سے تعظیم کرتا ہوں اور ان کی رسالت پر پختہ ایمان رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں سید ہوں اور ان کی آل سے ہوں اور جھوٹ بولنے والے پہ لعنت بھیجتا ہوں۔ جج کے سامنے انہوں نے بڑی جرأت سے یہ بیان دیا۔ آخری بیماری کے دنوں میں تو خاص طور پر دعاؤں میں درود شریف بہت زیادہ پڑھتے تھے اور یہ الفاظ بڑے دہراتے تھے کہ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی محبت کا اظہار تھا اور یہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ 1989ء میں روزنامہ الفضل ربوہ نے جماعت کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر سلسلہ کے بزرگوں سے انٹرویو لیے۔ آپ نے صرف یہ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ سب سے بڑا معجزہ ہے کہ انسان کا زندہ خدا سے دوبارہ تعلق جوڑ دیا۔ اس قسم کے الفاظ تھے ان کے۔

بیماری کے دنوں میں بعض دفعہ قادیان کی بھی تیاری ہوتی تھی لیکن نہیں جا سکتے تھے اور پروگرام کینسل ہوتے تھے لیکن ایک محبت تھی قادیان سے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پہ حاضری کا ایک شوق تھا جس سے پھر آخر وقت میں آپ تکلیف اٹھا کے چلے جایا کرتے تھے۔ مطالعہ کے بارے میں لکھا ہے قرآن کریم، بخاری، روحانی خزائن کا مطالعہ آپ کی روزانہ زندگی کا معمول تھا اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ جو لوگ ملنے آتے ان کو بھی مطالعہ کی تلقین کرتے۔ 1990ء میں ان پہ مقدمہ ہوا۔ ایک رات چنیوٹ کے حوالات میں بھی رہے۔ کہتے ہیں میں ملنے گیا تو انہوں نے کہا مجھے بالٹی اور مگ اور براہین احمدیہ لا دو تو میاں خورشید احمد صاحب ساتھ تھے انہوں نے کہا کہ اتنی تنگ حوالات میں اتنی گرمی میں اتنی مشکل کتاب تم کس طرح پڑھو گے۔ انہوں نے کہا کوئی نہیں میرے لیے مشکل نہیں ہے پہلے بھی اس کو پانچ دفعہ پڑھ چکا ہوں۔ بہر حال وہاں چھوٹی سی جگہ گرمی کے دن، ایک دن بھی بڑی تکلیف میں انہوں نے گزارا کیونکہ طبیعت نفیس تھی، نفاست تھی طبیعت میں اس لیے ان کے لحاظ سے یہ بہت بڑی تنگی تھی لیکن اس موقع پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پڑھنے کی فکر تھی۔ دینی علوم جن میں اسلام کے علاوہ یہودیت، عیسائیت وغیرہ کا بھی مطالعہ تھا اس پہ بہت دسترس تھی۔ موازنہ مذاہب میں آپ کو خاص مہارت تھی۔ روایتی فقہ سے نالاں تھے۔ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے تھے کہ قرآن کریم، سنتِ رسولؐ، صحیح احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے علم کلام سے راہنمائی حاصل کرو۔ دنیاوی علوم خاص طور پر سائنسی علوم کا مطالعہ، تاریخ کا

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡھَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرُ (فاطر:35)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدر دان ہے

طالبِ دعا : سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

مطالعہ اور اسی طرح تفریح کے لیے ہائیکنگ کے علوم پر بھی کتابیں کثرت سے پڑھتے تھے۔ انگریزی شعراء کے کلام اور اسی طرح اردو شعراء کے کلام کو بھی پڑھا ہوا تھا اور بہت سے شعراء کے شعر یاد تھے۔ اپنے آئی پیڈ پر شعراء کے کلام کو سنتے بھی تھے۔ زبانیں سیکھنے کا ملکہ تھا۔ اردو، عربی، انگریزی کے علاوہ سپینش، اٹالین اور عبرانی پر خاصہ عبور ہو گیا تھا۔ اٹالین کے پروگرام تو ٹی وی اور آئی پیڈ پر باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔ اس کے لیے وجہ یہ تھی کہ آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی زمانے میں اٹالین زبان سیکھنے کا کہا تھا اور اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ حضور ان کو اٹلی بھیجیں گے۔ یہ کہا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ زبان سیکھو۔ میں سیکھ رہا ہوں اس حکم کو منسوخ تو نہیں کیا تھا اور آج تک میرے لیے یہ حکم جاری ہے تو اس لیے میں جاری رکھوں گا۔ مالی قربانی خاص جوش سے کرتے تھے۔ پھر اسی طرح جو بھی ان کے حصے میں ورثہ میں جائیداد آئی اس کا فوری طور پر حصہ جائیداد ادا کیا۔

مبشر ایاز صاحب جو آجکل جامعہ کے پرنسپل ہیں لکھتے ہیں کہ میر صاحب نے ایک نہایت معصومانہ اور پاکباز زندگی بسر کی۔ انتہائی نفیس لیکن عاجز اور منکسر المزاج، قناعت اور توکل کی ایک اعلیٰ مثال بن کر رہے۔ علم و عرفان کا ایک سمندر تھے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ باتیں سب ٹھیک ہیں۔ مفسر بھی تھے۔ محدث بھی تھے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے یہ پہلے خوش نصیب عالم ہیں جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوری صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ میر صاحب کی زندگی عبارت تھی اس بات سے کہ کام کام اور بس کام۔ چھٹی کا لفظ میر صاحب کی زندگی کی لغت میں نہ تھا۔ میر صاحب بلاشبہ خلافت نما وجود تھے جنہوں نے خلافت کی اطاعت اور خلافت سے محبت کر کے ہمیں دکھایا اور سمجھایا۔ اپنے عمل سے دکھایا کہ خلافت کا احترام اس کو کہتے ہیں۔ سائیکل پہ وقت پہ جایا کرتے تھے سات بیس پہ جامعہ لگتا تھا سات بیس پہ پہنچ جاتے تھے۔ دو تین دفعہ سائیکل سے بھی گرے۔ ایک دفعہ بیمار تھے، طبیعت خراب تھی تو ان کو مَیں نے کہا کہ آپ دس بجے تک انتظار کیا کریں دس بجے جامعہ جایا کریں اور اس کو بھی انہوں نے حکم سمجھا اور پھر دس بجے ہی دفتر جاتے تھے۔ بلکہ ایک دن مبشر صاحب نے یہ بھی لکھا کہ باہر آ کے دس بجے سے پہلے برآمدے میں ٹہل رہے تھے تو میں نے تھوڑی دیر ان کا انتظار کیا پھر ان سے جا کے پوچھا کہ آپ باہر کیوں ٹہل رہے ہیں؟ اندر نہیں آتے۔ تو انہوں نے کہا ابھی دس نہیں بجے اور مجھے یہ حکم ہے خلیفہ وقت کا کہ دس بجے دفتر جانا ہے اس لیے میں دس بجے دفتر جاؤں گا۔ ایک مثالی اطاعت تھی ان کی۔ ایک ماڈل تھے وہ لوگوں کے لیے۔ افسروں کے لیے بھی، ماتحتوں کے لیے بھی۔

تنویر ناصر صاحب مربی قادیان میں ہیں کہتے ہیں کہ ان کی ایک یاد جو ہمیشہ میرے دل میں رہتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن قادیان میں مسجد مبارک میں مَیں بیٹھا ہوا تھا تو میر صاحب مسجد کی پہلی صف میں ٹہل رہے تھے۔ مجھے ان کا یہ ٹہلنا اور زیرِ لب دعائیں کرنا بڑا اچھا معلوم ہوا اور میں بڑا لطف اٹھا رہا تھا۔ تو کچھ دیر کے بعد مجھے ہمت ہوئی میں نے آگے بڑھ کے عرض کیا کہ آپ مسجد کی پہلی صف میں ٹہل رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس جگہ ٹہلتے ہوئے دیکھا تھا اور میں بھی انہی کے خطوط اور نقش پر ٹہل رہا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ سے تو عجیب محبت تھی۔

فیروز عالم صاحب لکھتے ہیں کہ میرے زمانہ جامعہ کے دوسرے یا تیسرے سال میں یہ پرنسپل بن کے آئے۔ ہماری خوش نصیبی ہے انہوں نے تعلیم سے کہیں زیادہ اپنی مثالی شخصیت کے ذریعہ عالم باعمل ہونے کے لحاظ سے ہماری تربیت کی۔ میں ان کے دروس وغیرہ جہاں تک ممکن تھا سنتا اور ان پہ عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ انہوں نے ہمیں موازنہ مذاہب پڑھایا۔ اکثر ہمیں وہ دلائل لکھاتے اور سمجھاتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں پیش فرمائے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں ہمیں پڑھا رہے تھے۔ اچانک سوالیہ انداز میں فرمایا کہ کیا آج بھی معجزات رونما ہوتے ہیں؟ پھر اپنا ایک تجربہ سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ جلسہ کے دنوں میں کہیں ان کی ڈیوٹی کے دوران ایسا ہوا کہ کھانا بہت تھوڑا تھا اچانک کافی سارے مہمان آ گئے جو معمولی سا کھانا آیا اسے تقسیم کرنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ برکت دیتا گیا۔ سب نے کھایا اور کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

ان کے پوتے عزیزم حاشر احمد مربی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بڑی محبت تھی۔ ایک عجیب اثر چھوڑا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت کا ہر ایک کے دل میں بڑوں میں چھوٹوں میں۔ تہجد میں باقاعدہ تھے۔ نمازوں میں باقاعدہ تھے۔ اب یہ مربی بن گئے ہیں ان کو بھی چاہیے کہ اپنے دادا کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم سے محبت ایسی تھی کہ ایسا عشق کبھی نہیں دیکھا۔ لمبی لمبی تلاوت کیا کرتے تھے فجر کے بعد۔ کہتے ہیں میں طفل تھا تو مجھے کچھ عرصہ ان کے گھر رہنے کا موقع ملا اور تہجد پڑھنے کے بعد نماز فجر کے لیے مجھے اٹھاتے۔ پھر لمبی تلاوت کرتے۔ بڑے غور اور محبت سے پڑھا کرتے تھے۔ مجھے اس کا بڑا اثر تھا اور کہتے ہیں میں جامعہ میں داخل ہوا، کینیڈا جامعہ میں داخل ہوئے تو جب وہاں جاتا تھا پوچھتے تھے قرآن کریم ترجمہ اور تفسیر الگ الگ پڑھاتے ہیں یا اکٹھے تو میں نے انہیں کہا الگ الگ۔ اس پر خوش تھے کہ ایسا ہونا چاہیے لوگوں کو تفسیر آ جاتی ہے اور ترجمہ نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کا ذکر انہوں نے اس طرح کیا ہے کہ روحانی خزائن کے دیوانے تھے۔ مجھے بہت مرتبہ یہ کہا کہ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب بہت مرتبہ پڑھی ہیں مگر ہر دفعہ نئے مضامین نکلتے چلے آتے ہیں۔ مجھے کہا کرتے تھے کہ روحانی خزائن پڑھ لو تو تمہیں قرآن، حدیث، سیرت سب کی سمجھ آئے گی۔ یہ بات تو مجھے بھی انہوں نے ایک دفعہ بتائی تھی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب تین دفعہ تو ضرور پڑھ لی ہیں اور بعض کتابیں تین سے زائد مرتبہ بھی پڑھی ہوئی ہیں لیکن عاجزی کی انتہا تھی کبھی علمیت کا اظہار نہیں کیا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ گھر میں خطبہ سن رہے تھے کہ بجلی بند ہو گئی۔ ربوہ میں، پاکستان میں بجلی اکثر بند ہو جاتی ہے تو ٹی وی بند ہو گیا۔ میں چھوٹا تھا۔ میں اٹھ کے جانے لگا تو انہوں نے کہا کہ بیٹھو اور دعائیں پڑھتے رہو، جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس میں بھی بڑی برکت ہوتی ہے۔ تمہیں کیا پتا ہے کس وقت بجلی آ جائے اور خلیفہ وقت کا خطبہ دوبارہ شروع ہو جائے اور تم اتنے الفاظ مِس کر دو۔ تو یہ برداشت نہیں تھا۔ ایک دفعہ کوئی فنکشن تھا جہاں میرا خطاب ہونا تھا۔ ان کو اطلاع نہیں ملی وہ سن نہیں سکے۔ ایم ٹی اے لگایا تو اس وقت ختم ہو چکا تھا۔ کسی خادم کو کہا اس نے آئی پیڈ پہ لگانے کی کوشش کی تو اس میں اُور زبان میں آ رہا تھا لیکن وہ بھی سنتے رہے۔ پھر جب میں آیا تو میں نے ان کو اردو میں لگا کے دیا تو بڑے خوش تھے اور بڑی شکر گزاری تھی ان کے اندر کہ تم نے یہ میرے لیے لگا دیا۔ میری بہت مدد کی اور مجھ پر بہت احسان کیا ہے۔ بچوں سے بھی شکر گزاری کے اظہار کرتے تھے۔

عامر سفیر صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی اطاعتِ خلافت کا عجیب غیر معمولی نمونہ ان میں دیکھا ہے۔ کہتے ہیں میں اس شعبہ میں آیا تو انہوں نے آ کے مجھے کہا بلکہ میں نے خود ہی عامر صاحب کو کہا تھا کہ آپ علماء کو کہیں کہ ریویو کے لیے مضمون لکھا کریں اور مَیں نے چند علماء کے نام بتائے تھے ان میں مَیں نے میر محمود احمد صاحب کا بھی بتایا تھا۔ تو کہتے ہیں اس وقت وہ پاکستان میں تھے میں نے پتا کیا کہ اس وقت سو تو نہیں رہے ہوں گے۔ رات کے دس گیارہ بجے کا وقت تھا تو ان کے رشتہ داروں نے کہا کہ نہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے فون کیا۔ ان کی اہلیہ نے فون اٹھایا تو میں نے ان سے کہا کہ اس طرح بات کرنی ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو سو رہے ہیں لیکن اس دوران میر صاحب کی آنکھ کھل گئی انہوں نے فون کی گھنٹی کی آواز سنی یا باتوں سے آنکھ کھل گئی تو انہوں نے بات کی تو میں نے کہا اس طرح خلیفۃ المسیح نے یہ کہا ہے کہ آپ ریویو کے لیے فلاں موضوع پہ لکھیں۔ کہتے ہیں اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی صبح میں بتاؤں گا۔ بہرحال اگلے دن انہوں نے، میر صاحب نے پندرہ صفحے کا ایک مضمون لکھ کے مجھے بھجوا دیا تو میں نے عامر سفیر کو بھیجا کہ یہ مضمون ان کی طرف سے آیا ہے اور میر صاحب نے لکھا تھا کہ رات کو ایک لڑکے کا فون آیا تھا جس نے یہ بات کی تھی کہ خلیفۃ المسیح کا یہ ارشاد ہے کہ تم یہ مضمون لکھو تو میں نے یہ لکھ دیا ہے۔ پہلی قسط بھیج رہا ہوں پندرہ صفحہ کی اور آئندہ بھی بھیجتا رہوں گا تو اس حد تک وہ اطاعت کرنے والے تھے۔
وقت کی اطاعت میں نے پہلے بتا دیا کہ دفتر میں اندر نہیں آئے کہ دس بجیں گے تو اندر آؤں گا۔

پھر جب ان کا پروگرام کفنِ مسیح کے بارے میں ہوتا تھا اس بارے میں یہاں جلسہ پہ جو نمائش لگتی تھی اس میں بھی ہر سال شامل ہوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں یہ سارا بیان دیا کرتے تھے اور عامر سفیر نے لکھا ہے کہ مربیان جب کسی علمی موضوع پر مطالعہ کرتے ہیں تو اصل یعنی جماعتی پہلوؤں کو چھوڑ کر دنیاوی حوالوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں لیکن ان کا طریق یہ تھا کہ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور موقف مکمل طور پر سمجھتے اور پھر بعد میں غیر جماعتی یا سیکولر پہلوؤں کو دیکھتے نہ کہ اس کا الٹ۔ کہتے ہیں کہ میر صاحب بڑے اعتماد سے دنیا کے جو بڑے بڑے شراؤڈ کے ماہرین ہیں ان کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ پیش کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ کے صلیب سے زندہ بچ جانے کا جو واقعہ ہے، اس پہ جو ریسرچ ہوئی تھی اس کا یہ واقعہ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کی ٹیم کافی عرصہ سے اس موضوع پر مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے کام کر رہی تھی۔ ان کی کوشش تھی کہ شراؤڈ سے متعلق جملہ سائنسی تاریخی اور نظریاتی پہلو پیش کر کے جماعتی موقف کو تقویت دی جائے لیکن اس کے برعکس میر صاحب کی حکمتِ عملی اس سے مختلف تھی۔ ان کا یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرہم عیسیٰ پر زور دیا ہے اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان نکات کو بنیاد بنایا جائے اور باقی پہلوؤں کو اضافی حیثیت دی جائے۔ وہ بار بار یہی موقف پیش کرتے رہے اور مرہم عیسیٰ ہی وہ کڑی ہے جو واقعہ صلیب کو سمجھنے کی کلید ہے۔ ریویو کی ٹیم کی کاوشوں سے اگرچہ جماعت کا اخلاقی تاثر مضبوط ہوا اور ماہرین سے تعلق اچھے ہوئے مگر علمی سطح پر فیصلہ کن اثر نہ پڑ سکا لیکن کہتے ہیں میر صاحب کی اپروچ نے آخرکار اپنا اثر دکھایا۔ شراؤڈ کے اس وقت کے سب سے مشہور ماہر اور فوٹوگرافر بیری شوارٹز (Barrie Schwortz) نے خود اعتراف کیا کہ اگر آپ واقعی مرہم عیسیٰ سے متعلق اپنا نکتہ ثابت کر دیں تو مجھے ماننا پڑے گا کہ عیسیٰ واقعی صلیب سے بچ گئے تھے۔

ان کے بے شمار واقعات لوگوں نے لکھے ہیں اُور بھی ہیں۔ ان کے بچوں کی طرف سے، ان کی اولادوں کی طرف سے اور لوگوں کی طرف سے، واقفین کی طرف سے، مربیان کی طرف سے جو بیان کرنے مشکل ہیں۔ ایک چیز ہے جو ہر مربی نے لکھی۔ اگر ہر ایک نے نہیں تو کم از کم بہت سارے ہیں جو کامن ہے اور وہ یہ کہ کہتے تھے ایک لفظ قبر پکڑ لو، اس پہ عمل کرو اور اس قبر کے معنی یہ بتاتے تھے کہ 'ق' سے قرآن، 'ب' سے بخاری حدیث کی کتاب اور 'ر' سے روحانی خزائن۔ کہا کرتے تھے کہ اگر ان کے تم ماہر بن جاؤ، ان کو حاصل کر لو، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو، اس سے علم سیکھنے کی کوشش کرو، اس سے روحانیت سیکھنے کی کوشش کرو تو تم اپنے مقصد کو پانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ ویسے بھی قبر کا لفظ خود بھی ایسا ہے کہ اگر انسان کو یاد رہے تو خدا تعالیٰ یاد رہتا ہے اور جب خدا تعالیٰ یاد رہے تو پھر انسان تقویٰ پر چلنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ بہرحال خلافت کے ایک عظیم معاون اور مددگار تھے، جاں نثار تھے حرف حرف پر عمل کرنے والے تھے۔ باوفا تھے۔ ایسے سلطان نصیر تھے جو کم کم ہی ملتے ہیں۔ عالم باعمل تھے۔ مجھے تو کم از کم ان جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔ اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسی مثالیں اُور بھی پیدا ہو جائیں اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پہ چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے باپ کی

دعاؤں کا حصہ دار بنائے اوران کے عمل پران کی نصیحتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا ذکر جیسا کہ میں نے کہا ایک احمدی کا ہے جن کی گذشتہ دنوں میں اسیری میں وفات ہوئی۔ ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ابن غلام رسول صاحب کراچی کے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بوقت وفات ان کی عمر 70 سال تھی۔ تفصیلات کے مطابق مرحوم طاہر محمود صاحب صدر حلقہ ملیر کالونی کراچی اور دیگر دو احباب اعجاز حسین صاحب اور ایاز حسین صاحب کے خلاف ملیر کالونی کراچی میں اپنی مسجد کی طرز تعمیر اور وہاں نماز جمعہ کی ادائیگی کو جواز بنا کر پولیس نے ان کے خلاف چارج کیا اور گرفتاری عمل میں لائی اور پہلے قبل از گرفتاری ضمانت کروائی گئی تھی لیکن بعد میں ان کی ضمانت منسوخ ہوگئی اوران کو گرفتار کرلیا گیا اوراس دوران میں جب کہ وہ ضمانت کے لیے عدالت میں تھے مخالفین کے ہجوم نے اور مخالف وکلاء نے ان پر حملہ کیا۔ ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ خطرناک نتائج کی دھمکیاں دیں بلکہ یہاں تک کہ پولیس کے ایک اہلکار نے ہجوم کو کہا کہ ان کو گولی ماردو اور پولیس سٹیشن میں بھی ان پر تشدد کیا گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے خلاف بدزبانی کرنے پر مجبور کیا گیا لیکن یہ ڈٹے رہے۔ استقامت دکھائی۔ اس کے بعد ان کو جوڈیشل کر کے جیل میں منتقل کیا گیا۔ جیل میں یہ دو ماہ رہے اور وفات سے چند دن قبل ان کے گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے جیل میں طبیعت خراب ہوئی تو پھر ان کو وہاں سے ہسپتال بھیجا گیا لیکن چند دنوں بعد یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ وفات کے وقت ہسپتال میں بھی ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور یہ جو ان کی وفات ہے یہ تشدّد کی وجہ سے بھی ہوئی ہے۔ ہوسکتا ہے ان کو اندرونی چوٹیں بھی آئی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ سبب بھی یہی بنی ہو۔ اس لحاظ سے اسیری کی صعوبتیں برداشت کیں، مار کھائی، عدالت کے سامنے مار کھائی اور یہ ساری وجوہات، یہ شواہد ایسے ہیں کہ اس لحاظ سے ان کو شہادت کا مقام ہی ملتا ہے اور یہ شہیدوں کے زمرے میں ہی آئیں گے۔ نظامِ وصیت میں شامل تھے اور بطور صدر، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور بہت ساری دوسری ذیلی تنظیموں میں خدمات کا بھی ان کو موقع ملا۔ ان کے تایا حکیم احمد دین صاحب کے ذریعہ ان کے خاندان میں احمدیت آئی تھی جنہوں نے حضرت مولوی امام دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے 1920ء کی دہائی میں خلافت ثانیہ کے دور میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس کے بعد ان کے والد نے بھی احمدیت قبول کی۔ غریبوں کی پردہ پوشی کرتے۔ ان کی مالی مدد کرتے تھے۔ کئی غریب بچیوں کی شادی کروائی۔ جیل میں بھی قیدی ساتھیوں کی مدد کرتے رہے۔ جب یہ جیل میں تھے تو دورانِ ملاقات ان سے جب پوچھا جاتا کہ جیل میں کوئی تکلیف تو نہیں تو کہتے کہ تکلیف کیسی! میں تو یہاں دین کی خاطر آیا ہوں۔ مجھے تو موقع مل رہا ہے تبلیغ کرنے کا۔ اس وقت بھی بے خوف اور نڈر ہو کے تبلیغ کرتے رہے۔ طاہر محمود صاحب کے خلاف 17 جنوری 1988ء کو پولیس سٹیشن ملیر کالونی کراچی میں ایک مقدمہ درج ہوا تھا اور مقدمہ یہ تھا کہ ایک مدعی نے کہا تھا کہ میرے چھوٹے بھائی کی انہوں نے بیعت کروائی ہے۔ اس وقت بھی یہ اسیر رہے تھے۔ یہ دوسری دفعہ ان کو اسیری کا شرف ملا تھا اور مخالفت کا سامنا بھی ان کو کرنا پڑا۔ تین دفعہ ان پہ حملے بھی ہوئے لیکن اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا اور انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک حملہ آور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ شخص جو دشمنی کرنے والا تھا وہ اپنے کسی جھگڑے میں قتل ہو گیا اور اس صورتحال سے دوسرے جو دو تھے انہوں نے مرحوم کے گھر آ کے اپنے فعل پہ معافی مانگی اور انہوں نے فوراً معاف کر دیا۔ کوئی مقدمہ نہیں کیا۔ مرحوم کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھ ان کا رویہ مثالی تھا۔ جماعت کے لیے وقف تھے۔ رات کو واپس آتے تو میں نے کبھی ان سے کوئی شکوہ نہیں کیا، روکا نہیں کیونکہ مجھے دلی اطمینان تھا کہ مرحوم خاوند کے اس فعل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غیب سے ہمارے کام کر رہا ہے۔ ان کے بچوں میں سے ایک واقفِ زندگی مربی سلسلہ بھی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ 1980ء کی دہائی میں اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اس موقع پر پولیس نے آپ پر بہت تشدد کیا تھا تو جب کوئی تشدد کا کہتا تھا کہ اب آپ احتیاط کیا کریں تو بڑے جذباتی انداز میں کہتے تھے کہ میں نے اب پولیس کی مار کھالی ہے۔ اس لیے اب مجھے کوئی ڈر اور خوف نہیں رہا۔ اب تو میں بے دھڑک ہو کے دعوت الی اللہ کرتا ہوں۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ محترمہ مبشرہ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ بیٹے منیب محمود صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ پاکستان میں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اوران کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کے بعد نماز جنازہ ہوگا۔

(الفضل انٹرنیشنل ۷؍جون ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا۷) ☆......☆......☆

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 01

میرا دل اس خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آگئی اور غرباء کا یہ مال میرے گھر میں ہی پڑا رہا تو میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب دونگا۔ اس لئے میں فوراً اندر گیا اور اسے بھی تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس صدقہ کی کچھ کھجوریں آئیں۔ حضرت امام حسنؓ جو اسوقت چھوٹے بچے تھے اور اُن کی عمر اُس وقت دو اڑہائی سال کی تھی انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا تو آپ نے فوراً اُن کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکال کر باہر پھینک دی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں۔ یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے۔

ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ایک صحابی حضرت سعدؓ جو مالدار تھے وہ بعض دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بات سُنی تو فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں یہ مال اپنے زور بازو سے ملا ہے؟ تمہاری طاقت اور دولت کا اصل ذریعہ غرباء ہی ہیں۔ اس لئے فخر مت کرو اور غرباء کی تحقیر نہ کرو۔

غرض هُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہی لوگ کامیابی حاصل کیا کرتے ہیں جو غرباء کی ترقی کیلئے اپنے اموال خرچ کرتے رہتے ہیں اور اُن کے حقوق کو نظر انداز نہیں کرتے۔ یورپ میں تو مزدوروں نے کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں وہ اپنے حقوق کیلئے جدو جہد کرتے رہتے ہیں لیکن ہمارے ہاں اوّل تو لوگ مزدور کو اس کے حق سے کم دیتے ہیں۔ اور پھر جو کچھ دیتے ہیں وہ بھی وقت پر نہیں دیتے حالانکہ ہمارے مزدوروں کی کمیٹی آسمان پر بنی ہوئی ہے اور وہ اُن کے حقوق کا تصفیہ کرتی ہے۔ مگر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا جس کی وجہ سے لوگ آسمانی کمیٹیوں کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کرتے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو احمدیت کے ذریعہ سے اس کی تعمیل ہونے لگ جائیگی مگر موجودہ زمانہ میں اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ نہ صرف مزدور طبقہ کی حق تلفی ہو رہی ہے بلکہ مالکوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ مالکوں کو مزدوروں سے ہی کام لینا پڑتا ہے اور جب ان کے حقوق ادا نہیں ہوتے تو وہ خوش دلی سے کام نہیں کرتے جس کا اثر اس کام پر بھی پڑتا ہے جو ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مالک بھی مزدور کی حق تلفی کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یورپ میں میں نے دیکھا ہے کہ کوئی شخص چلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب لوگ دوڑ رہے ہیں۔ 1924ء میں جب میں یورپ گیا تو ایک دفعہ میں نے حافظ روشن علی صاحبؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے لنڈن میں کسی کو چلتے بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے تو کسی کو چلتے نہیں دیکھا جس کو بھی دیکھا ہے دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہاں ہم نے ایک عمارت بنتی دیکھی تو حیرت آ گئی کہ کس پھُرتی کے ساتھ مزدور وہاں کام کر رہے ہیں۔ ہمارا مزدور جب اینٹ اُٹھانے لگتا ہے تو ہاتھوں میں اٹھا کر اور ایک آہ بھر کر ٹوکری میں ڈالتا ہے پھر دوسری اینٹ اٹھاتا اور یہ دکھانے کیلئے کہ وہ کام کر رہا ہے اس طرح پھونک مار مار کر اُس پر سے گرد ہٹاتا ہے کہ گویا اطلس یا کمخواب کا کوئی تھان اس کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ کبھی وہ اس کے ایک طرف پھُونک ماریگا اور کبھی دوسری طرف اور بہانہ صرف یہ ہو گا کہ کچھ نہ کچھ دیر لگ جائے۔ پھر آرام سے اٹھتا ہے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اُسے معمار کے پاس لے جاتا ہے اور جب اس انداز میں وہ دو تین ٹوکریاں اُٹھالیتا ہے تو اس کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے۔ میں حقہ کے دو گھونٹ تو پی لوں مگر انگلینڈ میں یہ بات نہیں۔ وہاں ہر شخص دوڑتا ہوا نظر آتا ہے اور پھر جس عمارت کا میں نے ذکر کیا ہے وہ جس طرح منٹوں میں مَیں نے اُٹھتی دیکھی اُس طرح گھنٹوں میں بھی ہمارے ملک میں کوئی عمارت کھڑی نہیں ہوتی۔ مگر افسوس کہ اس دفعہ جو میں علاج کیلئے یورپ گیا اور انگلینڈ بھی گیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ انگلینڈ کے لوگوں میں سستی پیدا ہو چکی ہے اور وہ اُس چُستی سے کام نہیں کرتے جس چُستی سے وہ پہلے کیا کرتے تھے ہاں کہنے والے کہتے ہیں کہ امریکہ میں ابھی کچھ چستی موجود ہے۔

پس غرباء کے حقوق نظر انداز کرنے کا نتیجہ دونوں کے حق میں بُرا نکل رہا ہے۔ غرباء میں سستی اور نکمّے پن کی عادت پیدا ہو رہی ہے اور امراء اپنی تجارتوں اور صنعتوں اور کارخانوں اور زمینوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے سے محروم ہو رہے ہیں۔ پس قومی ترقی کا یہ ایک نہایت اہم اصل ہے کہ غرباء کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ اور امراء اُن کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے اپنے اموال کا ایک حصہ خرچ کرتے رہیں۔ اس طرح دنیوی طور پر بھی وہ ترقی کریں گے اور روحانی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کے انعامات حاصل کریں گے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 128 تا 129، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے

اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلۃ)

طالب دعا: شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع)

طالب دعا: سید وسیم احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین ﷺ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

آنحضرت ﷺ کے قتل کی سازش اور سریہ عمرو بن امیہ شوال 6 ہجری

غزوۂ احزاب کی ذلت بھری ناکامی کی یاد نے قریش مکہ کے تن بدن میں آگ لگا رکھی تھی اور طبعاً یہ قلبی آگ زیادہ تر ابوسفیان کے حصہ میں آئی تھی جو مکہ کا رئیس تھا اور احزاب کی مہم میں خاص طور پر ذلت کی مار کھا چکا تھا۔ کچھ عرصہ تک ابوسفیان اس آگ میں اندر ہی اندر جلتا رہا مگر بالآخر معاملہ اس کی برداشت سے نکل گیا اور اس آگ کے مخفی شعلے باہر آنے شروع ہو گئے۔ طبعاً کفار کی سب سے زیادہ عداوت بلکہ درحقیقت اصل عداوت آنحضرت ﷺ کی ذات کے ساتھ تھی۔ اس لئے اب ابوسفیان اس خیال میں پڑ گیا کہ جب ظاہری تدبیروں اور حیلوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو کیوں کسی مخفی تدبیر سے محمد (ﷺ) کا خاتمہ نہ کر دیا جائے۔ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اردگرد کوئی خاص پہرہ نہیں رہتا بلکہ بعض اوقات آپؐ بالکل بے حفاظتی کی حالت میں ادھر ادھر آتے جاتے، شہر کے گلی کوچوں میں پھرتے۔ مسجد میں روزانہ کم از کم پانچ وقت نمازوں کے لئے تشریف لاتے اور سفروں میں بالکل بے تکلفانہ اور آزاد طور پر رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ اچھا موقع کسی کرایہ دار قاتل کے لئے کیا ہو سکتا تھا؟ یہ خیال آنا تھا کہ ابوسفیان نے اندر ہی اندر آنحضرت ﷺ کے قتل کی تجویز پختہ کرنی شروع کر دی۔

جب وہ پورے عزم کے ساتھ اس ارادے پر جم گیا تو اس نے ایک دن موقع پا کر اپنے مطلب کے چند قریشی نوجوانوں سے کہا کہ ’’کیا تم میں سے کوئی ایسا جوانمرد نہیں جو مدینہ میں جا کر خفیہ خفیہ محمد (ﷺ) کا کام تمام کر دے؟ تم جانتے ہو کہ محمد کھلے طور پر مدینہ کی گلی کوچوں میں پھرتا ہے۔‘‘ ان نوجوانوں نے اس خیال کو سنا اور لے اڑے۔ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک بدوی نوجوان ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا ’’میں نے آپ کی تجویز سنی ہے اور میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میں ایک مضبوط دل والا اور پختہ کار انسان ہوں جس کی گرفت سخت اور حملہ فوری ہوتا ہے۔ اگر آپ مجھے اس کام کے لئے مقرر کر کے میری مدد کریں تو میں محمد (ﷺ) کو قتل کرنے کی غرض سے جانے کے لئے تیار ہوں۔ اور میرے پاس ایک ایسا خنجر ہے جو شکاری گدھ کے مخفی پروں کی طرح رہے گا۔ سو میں محمد (ﷺ) پر حملہ کروں گا اور پھر بھاگ کر کسی قافلہ میں مل جاؤں گا اور مسلمان مجھے پکڑ نہیں سکیں گے اور میں مدینہ کے رستے کا بھی خوب ماہر ہوں۔‘‘

ابوسفیان نے کہا۔ ’’بس بس تم ہمارے مطلب کے آدمی ہو۔‘‘ اس کے بعد ابوسفیان نے اسے ایک تیز رو اونٹنی اور زادِ راہ وغیرہ دے کر رخصت کیا اور تاکید کی کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔

مکہ سے رخصت ہو کر یہ شخص دن کو چھپتا ہوا اور رات کو سفر کرتا ہوا مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور چھٹے دن مدینہ پہنچ گیا اور آنحضرت ﷺ کا پتہ لیتے ہوئے سیدھا قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پہنچا جہاں آپؐ اس وقت تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ چونکہ ان ایام میں نئے سے نئے آدمی مدینہ میں آتے رہتے تھے اس لئے کسی مسلمان کو اس کے متعلق شبہ نہیں ہوا۔ مگر جونہی کہ آنحضرت ﷺ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھا آپؐ نے فرمایا یہ شخص کسی بری نیت سے آیا ہے۔ وہ یہ الفاظ سن کر اور بھی تیزی کے ساتھ آپؐ کی طرف بڑھا مگر ایک انصاری رئیس اُسید بن حضیر فوراً لپک کر اس کے ساتھ لپٹ گئے اور اس جدوجہد میں ان کا ہاتھ اس کی چھپی ہوئی خنجر پر جا پڑا جس پر وہ گھبرا کر بولا۔ ’’میرا خون میرا خون۔‘‘ جب اسے مغلوب کر لیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ’’سچ سچ بتاؤ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟‘‘ اس نے کہا میری جان بخشی کی جائے تو میں بتا دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اگر تم ساری بات سچ سچ بتا دو تو پھر تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ جس پر اس نے سارا قصہ من وعن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا اور یہ بھی بتایا کہ ابوسفیان نے اس سے اس اس قدر انعام کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ شخص چند دن تک مدینہ میں ٹھہرا اور پھر اپنی خوشی سے مسلمان ہو کر آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا۔

ابوسفیان کی اس خونی سازش نے اس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کر دیا کہ مکہ والوں کے ارادے اور نیت سے آگاہی رکھی جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے دو صحابی عمرو بن امیّہ ضمری اور سلمہ بن اسلم کو مکہ کی طرف روانہ فرمایا اور ابوسفیان کی اس سازش قتل اور اس کی سابقہ خون آشام کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں اجازت دی کہ اگر موقع پائیں تو بیشک اسلام کے اس حربی دشمن کا خاتمہ کر دیں۔ مگر جب امیّہ اور ان کا ساتھی مکہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے اور یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ راستہ میں انہیں قریش کے دو جاسوس مل گئے جنہیں رؤساء قریش نے مسلمانوں کی حرکات و سکنات کا پتہ لینے اور آنحضرت ﷺ کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ یہ تدبیر بھی قریش کی کسی اور خونی سازش کا پیش خیمہ ہو۔ مگر خدا کا فضل ہوا کہ امیّہ اور سلمہ کو ان کی جاسوسی کا پتہ چل گیا جس پر انہوں نے ان جاسوسوں پر حملہ کر کے انہیں قید کر لینا چاہا مگر انہوں نے سامنے سے مقابلہ کیا۔ چنانچہ اس لڑائی میں ایک جاسوس تو مارا گیا اور دوسرے کو قید کر کے وہ اپنے ساتھ مدینہ میں واپس لے آئے۔

اس سریہ کی تاریخ کے متعلق مؤرخین میں اختلاف ہے۔ ابن ہشام اور طبری اسے 4ھ میں بیان کرتے ہیں مگر ابن سعد نے اسے 6ھ میں لکھا ہے اور علامہ قسطلانی اور زرقانی نے ابن سعد کی روایت کو ترجیح دی ہے لہٰذا میں نے بھی اسے 6ھ میں بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ ابن سعد کی روایت کے مفہوم کی تائید بیہقی نے بھی کی ہے۔ مگر اس میں اس واقعہ کے زمانہ کا پتہ نہیں چلتا۔

قبائل عُکل و عرینہ کی غداری اور اس کا ہولناک انجام شوال 6 ہجری

مسلمانوں کے لئے یہ دن بہت خطرناک تھے کیونکہ قریش اور یہود کی انگیخت سے سارا ملک ان کی عداوت کی آگ سے شعلہ زن ہو رہا تھا۔ اور اپنی جدید پالیسی کے ماتحت انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ مدینہ پر باقاعدہ حملہ کرنے کی بجائے درپردہ طریقوں سے نقصان پہنچایا جائے اور چونکہ دھوکا دہی اور غداری عرب کے وحشی قبائل کے اخلاق کا حصہ تھی اس لئے وہ ہر جائز و ناجائز طریق سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ چنانچہ جس واقعہ کا ذکر ہم اب کرنے لگے ہیں وہ اسی ناپاک سلسلہ کی ایک کڑی تھی جو ایک ہولناک رنگ میں اپنے انجام کو پہنچی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ شوال 6 ہجری میں قبیلہ عُکل اور عُرینہ کے چند آدمی جو تعداد میں آٹھ تھے۔ مدینہ میں آئے اور اسلام کے ساتھ محبت اور موانست کا اظہار کر کے مسلمان ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے قیام کے بعد انہیں مدینہ کی آب و ہوا میں معدہ اور تلی وغیرہ کی جو کچھ شکایت پیدا ہوئی تو وہ اسے بہانہ بنا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تکلیف بیان کر کے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم جنگلی لوگ ہیں اور جانوروں کے ساتھ رہنے میں عمر گزاری ہے اور شہری زندگی کے عادی نہیں اس لئے بیمار ہو گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں یہاں مدینہ میں تکلیف ہے تو مدینہ سے باہر جہاں ہمارے مویشی رہتے ہیں وہاں چلے جاؤ اور اونٹوں کا دودھ وغیرہ پیتے رہو۔ اچھے ہو جاؤ گے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے خود کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم مدینہ سے باہر جہاں آپ کے مویشی رہتے ہیں وہاں چلے جاتے ہیں جس کی آپؐ نے اجازت دے دی بہرحال وہ آنحضرتؐ سے اجازت لے کر مدینہ سے باہر اس چراگاہ میں چلے گئے جہاں مسلمانوں کے اونٹ رہتے تھے۔

جب ان بدبختوں نے یہاں اپنا ڈیرا جما لیا اور آگے پیچھے نظر ڈال کر سارے حالات معلوم کر لئے اور کھلی ہوا میں رہ کر اور اونٹوں کا دودھ پی کر خوب موٹے تازے ہو گئے تو ایک دن اچانک اونٹوں کے رکھوالوں پر حملہ کر کے انہیں مار دیا اور مارا بھی اس بے دردی سے کہ پہلے تو جانوروں کی طرح ذبح کیا اور پھر جب ابھی کچھ جان باقی تھی تو ان کی زبانوں میں صحرا کے تیز کانٹے چبھوئے تاکہ جب وہ منہ سے کوئی آواز نکالیں یا پیاس کی وجہ سے تڑپیں تو یہ کانٹے ان کی تکلیف کو اور بھی بڑھاویں۔ اور پھر ان ظالموں نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ گرم سلائیاں لے کر ان نیم مردہ مسلمانوں کی آنکھوں میں پھیریں۔ اور اس طرح یہ بے گناہ مسلمان کھلے میدان میں تڑپ تڑپ کر جان بحق ہو گئے۔ ان میں آنحضرت ﷺ کا ایک ذاتی خادم بھی تھا جس کا نام یسار تھا جو آنحضرت ﷺ کے اونٹوں کے چرانے پر مقرر تھا۔

جب یہ درندے اس وحشیانہ رنگ میں مسلمانوں کا کام تمام کر چکے تو پھر سارے اونٹوں کو اکٹھا کر کے انہیں ہنکا لے گئے۔ آنحضرت ﷺ تک یہ حالات ایک رکھوالے نے پہنچائے جو اتفاق سے بچ کر نکل آیا تھا جس پر آپؐ نے فوراً بیس صحابہ کی ایک پارٹی تیار کر کے ان کے پیچھے بھجوا دی اور گو یہ لوگ کچھ فاصلہ طے کر چکے تھے مگر خدا کا یہ فضل ہوا کہ مسلمانوں نے پھرتی کے ساتھ پیچھا کر کے انہیں جا پکڑا اور رسیوں سے باندھ کر واپس لے آئے۔ اس وقت تک آنحضرت ﷺ پر یہ احکام نازل نہیں ہوئے تھے کہ اگر کوئی شخص اس قسم کی حرکت کرے تو اس کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے چنانچہ آپ نے اپنے قدیم اصول کے ماتحت کہ جب تک اسلام میں کوئی نیا حکم نازل نہ ہو اہل کتاب کے طریق پر چلنا چاہئے۔ موسوی شریعت کے مطابق حکم دیا کہ جس طرح ان ظالموں نے مسلمان رکھوالوں کے ساتھ سلوک کیا ہے اسی طرح قصاصی اور جوابی صورت میں ان کے ساتھ کیا جائے تاکہ یہ سزا دوسروں کے لئے عبرت ہو۔ چنانچہ خفیف تغیر کے ساتھ اسی رنگ میں مدینہ سے باہر کھلے میدان میں ان لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ مگر اسلام کے لئے خدا نے دوسری تعلیم مقدر کر رکھی تھی چنانچہ آئندہ جوابی اور قصاصی صورت میں بھی مثلہ کی سزا منع کر دی گئی یعنی اس بات کو ناجائز قرار دیا گیا کہ کسی رنگ میں مقتول کے جسم کو بگاڑا جائے یا انتقامی رنگ میں اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے وغیر ذالک۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 741 تا 745، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی ﷺ

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے

وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

والد صاحب کی وفات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ لطف لے کر بیان کیا کرتے تھے کہ آپ جب فوت ہوئے اس وقت اسّی سال کے قریب عمر تھی مگر وفات کے ایک گھنٹہ پہلے آپ پاخانہ کے لئیے اٹھے۔ آپ کو سخت پیچش تھی اور پاخانہ کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک ملازم نے آپ کو سہارا دیا مگر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا اور کہا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو؟ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد آپ کی وفات ہوگئی۔ (خطبات محمود جلد 17 صفحہ 303)

جائیداد سے لاتعلقی

جب آپؑ کے والد صاحب فوت ہوگئے تو آپؑ نے تمام کاموں سے قطع تعلق کر لیا اور مطالعہ دین اور روزہ داری اور شب بیداری میں اوقات بسر کرنے لگے اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ دشمنان اسلام کے حملوں کا جواب دیتے رہے۔ اس زمانہ میں لوگ ایک ایک پیسہ کے لئے لڑتے ہیں مگر آپؑ نے اپنی کل جائیداد اپنے بڑے بھائی صاحب کے سپرد کر دی۔ آپؑ کے لئے کھانا ان کے گھر سے آجاتا اور جب وہ ضرورت سمجھتے کپڑے بنوا دیتے اور آپؑ نہ جائیداد کی آمدن کا حصہ لیتے اور نہ اس کا کوئی کام کرتے۔ لوگوں کو نماز روزے کی تلقین کرتے، تبلیغ اسلام کرتے، غریبوں مسکینوں کی بھی خبر رکھتے۔ اور تو آپؑ کے پاس اس وقت کچھ تھا نہیں بھائی کے یہاں سے جو کھانا آتا اسی کو غرباء میں بانٹ دیتے اور بعض دفعہ دو تین تولہ غذاء پر گزارہ کرتے اور بعض دفعہ یہ بھی باقی نہ رہتی اور فاقہ سے ہی رہ جاتے، یہ نہیں تھا کہ آپؑ کی جائیداد معمولی تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ گزارہ ہو رہا ہے اس وقت ایک سالم گاؤں آپ او رآپ کے بھائی کا مشترکہ تھا اور علاوہ ازیں جاگیر وغیرہ کی بھی آمدن تھی۔
(دعوت الامیر۔ انوار العلوم جلد 7 صفحہ 577-576)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابتدائی زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب پیدا ہوئے تو آپؑ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی۔ مگر جب آپؑ کی عمر بڑی ہوگئی اور آپ کے اندر دُنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگئی تو آپؑ کے والد آپؑ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا یہ بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔ مجھے ایک سکھ نے بتایا کہ ہم دو بھائی تھے ہمارے والد صاحب بڑے مرزا صاحب (یعنی مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) کے پاس آیا کرتے تھے اور ہم بھی بسا اوقات اُن کے ساتھ آجایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مرزا صاحب نے ہمارے والد صاحب سے کہا کہ تمہارے لڑکے غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس آتے جاتے ہیں۔ تم ان سے کہو کہ اُسے جا کر سمجھائیں۔ ہم دونوں جب آپؑ کے پاس جانے کے لئے تیار ہوگئے تو مرزا صاحب نے کہا کہ غلام احمد (علیہ السلام) کو باہر جا کر کہنا کہ تمہارے والد کو اس خیال سے بہت دُکھ ہوتا ہے کہ اُس کا چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں ہی کوئی کام کرلے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اسے کوئی اچھی نوکری مل جائے۔ میں مرگیا تو پھر سارے ذرائع بند ہوجائیں گے۔ اُس سکھ نے بتایا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کے والد صاحب آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں انہیں یہ دیکھ کر کہ آپؑ کچھ کام نہیں کرتے بہت دُکھ ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مرگیا تو غلام احمدؑ کا کیا بنے گا۔ آپؑ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔ آپؑ کے والد صاحب اُس وقت کپورتھلہ میں کوشش کر رہے تھے اور کپورتھلہ کی ریاست نے آپؑ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ سکھ کہنے لگا کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپؑ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مان لیتے آپؑ کچھ کام کرلیں تو آپؑ نے فرمایا۔ والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں۔ انہیں میرے مستقبل کا کیوں فکر ہے۔ میں نے تو جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ ہم واپس آگئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آکر ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ یہ آپؑ کی ابتداء تھی اور پھر ابھی تو انتہاء نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہاء نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانَ أُكُلِيْ
وَ صِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامُ الْأَهَالِيْ

ایک وہ زمانہ تھا جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے دیئے جاتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔ آپ کی ابتداء کتنی چھوٹی تھی مگر آپؑ کی انتہاء ایسی ہوئی کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑہائی سو آدمی کھانا کھاتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپؑ اپنے والد کی جائیداد میں اپنے بھائی کے برابر شریک تھے لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور ہے کہ جو کام کرے وہ تو جائیداد میں شریک سمجھا جاتا ہے اور جو کام نہیں کرتا وہ جائیداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا اور یہ دستور ابھی تک چلا آتا ہے۔ لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اُس کا جائیداد میں کیا حصہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور آپ اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے کام کاج تو کوئی کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اُس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کر لیتے یا چنے چبا کر گذارہ کر لیتے۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہی بھاوجہ جو اُس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اُس کی ابتداء بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اُس کی انتہاء پر دنیا حیران ہوجاتی ہے۔
(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 102-101)

والد صاحب کی غرباء کی خبر گیری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ آپؑ کے والد صاحب کا قاعدہ تھا کہ ایک موسم میں خاص مقدار میں غرباء میں غلہ اور نقدی تقسیم کرتے۔ ایک شخص بٹالے کا بھی آیا کرتا تھا اس کو آپ نے ایک دفعہ چنے اور کچھ پیسے دیئے۔ وہ چنوں کا بڑا حصہ راستہ ہی میں ختم کر گیا حالانکہ جو کچھ اس کو ملا تھا وہ گھر کے لئے تھا۔
(خطبات محمود جلد نمبر 7 صفحہ 97)

قادیان کے دو مُلاّ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ قادیان کے اندر دو مُلاّ تھے جن میں بسا اوقات اس قسم کی باتوں پر جھگڑا ہو جایا کرتا تھا کہ کسی شخص کے مرنے پر اس کے کفن کی چادر کے متعلق ایک کہتا تھا کہ یہ میرا حق ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ میرا حق ہے۔ آپؑ فرماتے تھے کہ ہمارے والد صاحب نے ان جھگڑوں کو دیکھ کر قادیان کے دو حصے کر کے ان میں بانٹ دیئے تاکہ ان میں لڑائی نہ ہو مگر ان میں سے ایک مُلاّ دو تین دن کے بعد روتا ہوا والد صاحب کے پاس آیا۔ والد صاحب نے پوچھا کیا بات ہے۔ وہ چیخ مار کر کہنے لگا۔ مرزا صاحب آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ والد صاحب نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا بے انصافی ہوئی تو وہ اپنی ہچکی کو بند کرتے ہوئے کہنے لگا ”تُساں جیہڑے آدمی میرے حصے وچ دتے نے اونہاں دا قد اتنا چھوٹا اے کہ اونہاں دے کفن دی چادر دی چنی بھی نہیں بن سکدی“ یعنی آپ نے میرے حصہ میں جن لوگوں کو رکھا ہے ان کا قد تو اتنا چھوٹا ہے کہ ان کے کفن کی چادر سے ایک چھوٹا سا دوپٹہ بھی نہیں بن سکتا۔ اب اندازہ لگاؤ۔ جہاں ملاؤں کے اخلاق اتنے پست ہوں وہاں ترقی کی کیا امید ہوسکتی ہے۔
(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 626-625)

چھ ماہ کے روزے رکھنا

جب دادا صاحب فوت ہوگئے تو باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ دین کی طرف اس قدر تھی کہ بڑے بھائی سے جائیداد وغیرہ کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ آپؑ دن رات مسجد میں پڑے رہتے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے ان دنوں میں بھنے ہوئے چنے اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا اور آخری عمر تک باوجودیکہ بڑھاپا آگیا تھا آپؑ کو چنوں کا شوق رہا اور شاید یہ ورثہ کا شوق ہے جو مجھے بھی ہے اور مجھے دنیا کی بہت سی نعمتوں کے مقابلہ میں چنے اچھے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے کہ میں بھنے ہوئے چنے اپنے پاس رکھ لیتا اور جب کئی دفعہ گھر سے کھانا نہ آتا اور میں پوشیدہ طور پر روزے رکھتا تو چنوں پر گذارہ کر لیا کرتا تھا۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھ ماہ تک متواتر روزے رکھے۔ اس عرصہ میں بسا اوقات دو پیسے کے چنے بھنوا کر آپ رکھ لیتے۔ تبلیغ اسلام کا شوق آپؑ کو شروع سے ہی تھا۔ ہندو لڑکوں کو آپ اپنے پاس جمع کر لیتے اور ان سے مذہبی گفتگو کرتے رہتے۔ حافظ معین الدین صاحب جو آپؑ کے خادم تھے اور نابینا تھے فرمایا کرتے کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب گھر سے کھانا لانے کے لئے بھیجتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انہیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گذارہ کرتے۔

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1933ء
انوار العلوم جلد 13 صفحہ 301-300)

(تذکار مہدی صفحہ 53 تا 57، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر ۞ یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار
ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ۞ سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا ۞ قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقد ۞ لیکن اب دیکھو کہ چرچا کِس قدر ہے ہر کنار

طالب دعا : محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

بقیہ حضور انور کے بصیرت افروز جوابات از صفحہ نمبر 02

جسم پر اس زور سے مارو کہ اس کے جسم پر کوئی زخم آئے یا جلد کے اندر اسے کوئی چوٹ پہنچے۔

(بخاری کتاب النکاح بَاب مَا یُکْرَہُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ)

پس کسی کی اصلاح اور اسے راہ راست پر لانے کے لیے اس سے زیادہ خوبصورت اور متوازن تعلیم نہ تو کسی مذہب نے دی ہے اور نہ ہی دنیا کا کوئی ملک اس کا دعویٰ کرسکتا ہے۔

اس کے ساتھ اسلام اپنے پیروکاروں کو ایسے ملکی قوانین جو ان کے بنیادی مذہبی عقائد میں روک نہ بنتے ہوں، کی اطاعت کا بھی حکم دیتا ہے۔ اس لیے افراد جماعت کو یہ بھی تاکید کی جاتی ہے کہ ایسے ممالک جہاں بیوی کو مذکورہ بالا صورتوں اور مذکورہ بالا شرائط کے تحت بھی بدنی سزا دینا خلاف قانون ہو وہاں ضرورت کے باوجود بھی اس سے اجتناب کیا جائے۔

سوال: پاکستان سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ اہل تشیع کے نزدیک جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو ان کے ساتھ 313 سپاہی ہوں گے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 7 مئی 2023ء میں اس کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: یہ حدیث اہل تشیع کی مختلف کتب میں روایت ہوئی ہے۔ اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اہل بدر جن کی تعداد 313 تھی اور جنہوں نے اسلام کے مشکل اور کمزوری کے حالات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا تھا اور دین اسلام کے لیے آپؐ کی معاونت کی سعادت پائی تھی۔ اسی طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں تجدید اسلام کے لیے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق اور آپ کے روحانی فرزند مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت ہوگی تو اس وقت بھی ابتدائی طور پر آپ کے 313 اصحاب آپ کی تائید و نصرت کی غیر معمولی سعادت پائیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے اپنی بعض تصانیف میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم میں حضور اس حدیث کو اپنی صداقت کے لیے بطور دلیل پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کیے جاتے ہیں۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو 840ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔ ’’در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدّۃ اہل بدر بثلاث ماءۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ(ای مطبوعۃ) فیہا عدد اصحابہ باسماءہم وبلادہم وخلالہم‘‘ یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ہوں گے۔ اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لیے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفار کھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325، 324)

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے ان ۳۱۳ اصحاب کے نام درج فرمائے ہیں، جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی اور اپنے غیر معمولی ایمان اور اخلاص کے ساتھ دین اسلام کے کاموں میں مسیح پاک علیہ السلام کی معاونت کی سعادت پائی۔

سوال: بنگلہ دیش سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ ایک نئے احمدی نے سوال کیا ہے کہ بینک سے قرض لے کر گھر بنانا یا تجارت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عام طور پر رائج ہے کہ جائز نہیں ہے کیونکہ بینک قرض اس شرط پر دیتا ہے کہ بینک کو اتنے فیصد سود دینا ہوگا۔ اس بارے میں کیا فتویٰ ہے۔ نیز یہ کہ حضور نے Bitcoin سے منع فرمایا ہے۔ لیکن شیئر مارکیٹ بھی Bitcoin جیسی معلوم ہوتی ہے۔ اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 16 مئی 2023ء میں ان سوالوں کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: کوئی بھی قرض جس پر سود لیا جائے یا سود دیا جائے اسلام نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا یَاۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ۔ (البقرہ:۲۸۰،۲۷۹) یعنی اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو سود (کے حساب) میں سے جو کچھ باقی ہوا سے چھوڑ دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (برپا ہونے والی) جنگ کا یقین کرلو۔

پس کوئی بھی خرید و فروخت یا مالی لین دین جس میں سود کی ملونی ہو تو وہ بہر حال حرام ہے۔ البتہ اگر سود کے بغیر قرض ملے تو ایسے قرض سے گھر خریدنے یا تجارت کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

اور اگر آپ مغربی دنیا میں رائج مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنے کی بابت پوچھنا چاہتے ہیں تو اس طریق کار میں عموماً بینک یا کسی مالیاتی ادارہ سے قرض حاصل کیا جاتا ہے، اور جب تک یہ قرض واپس نہ ہو جائے ایسا مکان قرض دینے والے بینک یا اس مالیاتی ادارہ ہی کی ملکیت رہتا ہے۔ اور بینک یا مالیاتی ادارہ اپنے اس قرض پر کچھ زائد رقم بھی وصول کرتا ہے۔ جس کی وجہ وہ پیسہ کی Devaluation بتاتے ہیں۔

چونکہ ان ممالک میں ہر انسان اپنے رہنے کے لیے بھی مکان آسانی سے نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کے اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ ان مجبوری کے حالات میں مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کے لیے ایک گھر خرید لیتا ہے۔ جس پر اسے تقریباً اتنی ہی مارگیج کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے، لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے، جس سے صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خریدتے چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔

باقی جہاں تک مختلف کمپنیوں کے صرف شیئرز خریدنے کا معاملہ ہے تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے نفع و نقصان میں شراکت والا ایک کاروبار ہی ہے، اگرچہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کاروبار میں دھوکہ دہی کا بہت امکان ہوتا ہے۔

البتہ اگر یہ صورت ہو کہ ادھر شیئرز خریدے، ادھر فروخت کیے اور صبح شام شیئرز مارکیٹ کے انڈیکس بورڈ پر ہی نظر جمائے رکھی جائے تو یہ لاٹری سے ملتی جلتی صورت ہوگی جس کی ممانعت کا کسی کو انکار نہیں۔

سوال: جرمنی سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ اسلام میں سود لینے اور دینے کی ممانعت ہے مگر استثناء کے طور پر ذاتی اور کاروباری غرض سے مکان، پراپرٹی کے لیے سود پر قرض کی اجازت دی گئی ہے۔ تو ایسے افراد جو مجبوری کی وجہ سے سؤر اور شراب والی جگہ پر کام کرتے ہیں ان کو کیوں استثنائی طور پر عام اجازت نہیں دی گئی۔ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ جس طرح قرآن کریم میں موجود ممنوع یا حرام اشیاء کی استثنائی صورتحال میں استعمال کی اجازت دی جاتی ہے تو کیا مجبوری کی صورت میں دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں بیک وقت ہونا بھی جائز ہوسکتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۱۶/مئی ۲۰۲۳ء میں ان سوالوں کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

جواب: یہ آپ نے کہاں سے نکال لیا ہے کہ استثنائی طور پر ذاتی اور کاروباری غرض سے سود پر قرض لینے کی اجازت ہے۔ اسلام نے تو سود لینے اور دینے کو بہر صورت منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا یَاۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ۔ (البقرہ: 279 تا 280) یعنی اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی حقیقت
تبھی ظاہر ہوگی جب دین کو سمجھنے کی کوشش کریں گے

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء)

طالب دعا: بی۔ ایس۔ عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے
تا کہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

اور اگر تم مومن ہو تو سود (کے حساب) میں سے جو کچھ باقی ہوا سے چھوڑ دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (برپا ہونے والی) جنگ کا یقین کرلو۔

اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ قرآن کریم نے سؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ مگر سود کے لیے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے۔

(اخبار بدر نمبر 5، جلد 7، مؤرخہ 6 فروری 1908ء صفحہ 6)

پس یہ تصور کہ بحالت اضطرار سود لینے اور دینے کی اجازت ہے ہرگز درست امر نہیں۔ اور اگر اس سے آپ کی مراد مغربی دنیا میں رائج مارگیج کے طریق سے ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ اسے سودی قرض قرار دینا کلیۃً درست نہیں۔ کیونکہ اس طریق کار میں مکان خریدنے کے لیے بینک یا کسی مالیاتی ادارہ سے جو قرض حاصل کیا جاتا ہے، جب تک یہ قرض واپس نہ ہو جائے یہ مکان ایک حد تک قرض دینے والے بینک یا اس مالیاتی ادارہ کی ملکیت رہتا ہے۔ جو اسلام کے جائز کردہ طریق کار رہن کی ایک صورت بنتی ہے۔ اور بینک یا مالیاتی ادارہ اپنے اس قرض پر جو کچھ زائد رقم وصول کرتا ہے، اگرچہ وہ اس کی وجہ پیسہ کی Devaluation بتاتا ہے، لیکن وہ اس مکان کا کرایہ بھی تو سمجھا جا سکتا ہے، جو رہن سے فائدہ اٹھنے کے زمرہ میں آئے گا۔ یا پھر بینک یا اس مالیاتی ادارہ کے اس قرض کے حساب کتاب رکھنے اور اس کی وصولی کے لیے مساعی کرنے میں اس کے Management and administrative charges بھی قرار دیے جا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ان مغربی ممالک میں چونکہ ہر انسان اپنے رہنے کے لیے بھی آسانی سے مکان نہیں خرید سکتا، اس لیے یا تو اسے ساری زندگی کرایہ کے مکان میں رہنا پڑتا ہے، جس میں اسے زندگی بھر ادا کیے گئے کرایہ کا اس مکان میں رہنے کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کرایہ کی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کے باوجود یہ مکان کبھی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوتا۔ یا پھر وہ مارگیج کی سہولت سے فائدہ اٹھا کر اپنی رہائش کے لیے ایک گھر خرید لیتا ہے۔ جس پر اسے تقریباً اتنی ہی مارگیج کی قسط ادا کرنی پڑتی ہے جس قدر وہ مکان کا کرایہ دے رہا ہوتا ہے، لیکن مارگیج میں اسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان اقساط کی ادائیگی کے بعد یہ مکان اس کی ملکیت ہو جاتا ہے۔

پس مارگیج کے ذریعہ سے مکان خریدنا ایک مجبوری اور اضطرار کی کیفیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد ’’اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان بَاب فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ) یعنی حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو شخص ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوا تو (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ کوئی شخص اپنے جانور شاہی چراگاہ کے بالکل قریب چرا رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہو کہ ایک دن وہ جانور اس چراہ گاہ کے اندر بھی داخل ہو جائیں۔‘‘ کے تحت مشتبہ اشیا میں سے قرار دی جا سکتی ہے۔ اور جس کے ذریعہ صرف اپنی رہائش کے لیے ایک مکان کی خرید تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن مارگیج کے اس طریق کار کے ذریعہ کاروبار کے طور پر مکان در مکان خریدتے چلے جانا کسی صورت میں بھی درست نہیں اور جماعت اس امر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بلکہ اس سے منع کرتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص بغیر مارگیج کے مکان خریدنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو تو اسے مارگیج کے اس مشتبہ طریق سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔ کیونکہ مجبوری اور اضطرار کی یہ ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ تذکرۃ الاولیا میں قبولیت حج کے سلسلہ میں بیان ہونے والے واقعہ میں کئی دنوں کی فاقہ کشی میں مبتلا خاندان کے لیے اپنی جان بچانے کے لیے مردہ گدھے کا گوشت وقتی طور پر جائز تھا لیکن اس کے پڑوسی کے لیے جس کے پاس مالی استطاعت تھی اور اس نے حج پر جانے کے لیے رقم بھی جمع کر رکھی تھی، اس کے لیے یہ گوشت جائز نہیں تھا۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ 123، مطبوعہ مئی 1997ء
ناشر الفاروق بک فاؤنڈیشن)

پس آپ کا اپنے زعم میں ایک بے بنیاد بات پر احتمال کر کے سؤر اور شراب بیچنے کے کام کا جواز پیدا کرنا ہرگز درست نہیں۔ اگر کوئی شخص مجبوری اور اضطرار کی حالت سمجھ کر سؤر اور شراب بیچنے کا کام کرتا ہے تو جماعت کے لیے تو کوئی مجبوری نہیں کہ ایسے شخص سے پھر ضرور چندہ وغیرہ لے۔

اسی طرح اس بے بنیاد تصور کی بنا پر آپ نے اسلام کے ایک واضح حکم کے خلاف ایک وقت میں دو بہنوں کے ساتھ شادی کرنے کے جواز کی جو بات کی ہے وہ بھی کلیۃً غلط اور لغو خیال ہے۔

(ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 21 دسمبر 2024ء)

❁❁❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04/فروری 2025ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرمہ جمیلہ شاہین میاں صاحبہ
اہلیہ مکرم خلیل میاں صاحب
(تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)

30/جنوری 2025ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ عیسائیت سے احمدی ہوئیں اور 1972ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد حضور رحمہ اللہ نے آپ کا اسلامی نام جمیلہ شاہین میاں رکھا۔ مرحومہ نے اپنی فیملی کی مخالفت کو بڑے صبر و حوصلہ سے برداشت کیا اور اسلام احمدیت پر بڑی ثابت قدمی سے قائم رہیں۔ جماعتی کاموں میں بہت فعال تھیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بچوں کے creche میں ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، بہت نرم مزاج اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ کارڈف کی مسجد اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لینے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ مکرم عقیل میاں صاحب (ومبلڈن سولیسٹرز) کی بھابھی تھیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرمہ شمیم بشریٰ صاحبہ
اہلیہ مکرم عبدالمنان بھٹہ صاحب
(ربوہ)

15/دسمبر 2024ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے شوہر عبدالمنان بھٹہ صاحب کو ان کے وقف کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے احمدیہ سیکنڈری سکول ٹمبوڈو (Tombodu) سیرالیون میں بطور پرنسپل بھجوایا۔ مرحومہ بھی بطور وقف ٹیچر ساتھ گئیں اور 1976ء سے 1980ء تک وہاں خدمت سرانجام دی۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور صاحب رؤیا بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ خلفاء کو دعا کے لیے خود بھی خطوط لکھنا اور بچیوں کو اس کی تاکید کرنا ان کا معمول تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی بیٹی مکرمہ سمیعہ منان صاحبہ اسلام آباد ریجن کی ریجنل صدر لجنہ رہ چکی ہیں۔

(2) مکرمہ مریم کنیز صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد ریاض نوید صاحب
(ہمبرگ۔ جرمنی)

6/نومبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حلقہ کی صدر لجنہ کے علاوہ ریجن کی سطح پر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم جواد احمد صاحب
ابن مکرم داؤد احمد صاحب مرحوم
(جرمنی)

17/اکتوبر 2024ء کو 26 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پاکستان میں خدام الاحمدیہ میں ناظم تربیت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ پروگراموں کی انتظامی کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔ فروری 2020ء میں پاکستان سے جرمنی آئے۔ یہاں بھی جماعت کے ایک فعال ممبر تھے اور خدام الاحمدیہ میں ناظم خدمتِ خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مقامی اور نیشنل اجتماعات اور جلسہ سالانہ پر بھی بڑے شوق سے ڈیوٹیاں دیا کرتے تھے۔ ریجن کی کرکٹ ٹیم کے بھی ایک اہم رکن تھے۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔ آپ کے بھائی اپنی جماعت میں سیکرٹری وقف جدید اور قائد مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرم فیاض احمد قمر صاحب
ابن مکرم محبوب عالم صاحب
(شاہدرہ لاہور)

23/مئی 2024ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی گلاب صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ جن کی بدولت گھٹیالیاں اور پورے ضلع سیالکوٹ میں احمدیت پھیلی۔ مرحوم نے گاؤں میں ناظم اطفال اور قائد مجلس کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ لاہور میں آکر بھی مختلف جماعتی کاموں میں شامل ہوتے رہے۔ خلافت سے بے لوث محبت تھی۔ نماز کا خصوصی اہتمام اور تلاوت باقاعدگی سے کرتے تھے۔ کبھی بیماری کی حالت میں بھی نماز نہیں چھوڑی۔ رمضان میں گھر میں نماز باجماعت اور درس القرآن کا اہتمام کرتے تھے۔ اس سال رمضان میں تین بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرم صغیر احمد ناصر صاحب
ابن مکرم صوبیدار برکت علی صاحب
(کراچی)

22/اکتوبر 2024ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق اور شریف النفس انسان تھے۔ جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا اور خلافت کے عاشق تھے۔ کراچی میں سیکرٹری جائیداد اور منتظم تعلیم القرآن انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی اولاد کو بھی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ خلافت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں، خلیفۃ المسیح کے ساتھ قریبی تعلق قائم رکھنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ اسکے وفادار رہیں، اپنے بچوں کو بھی خلافت کی بے انتہا برکات کے متعلق بتانا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپکی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی بابرکت راہنمائی، پناہ اور حفاظت میں رہیں، نیز mta باقاعدگی کیساتھ دیکھا کریں اور اپنی فیملی اور خاص طور پر بچوں کو بھی mta دیکھنے کی عادت ڈالیں

ہر احمدی کو عہد کرنا چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوشش کرے گا
اس کیلئے پہلی چیز تمام انسانیت کو خدائے واحد کی پہچان کروانا اور اسکی عبادت کی طرف مائل کرنا ہے دوسری چیز حقوق العباد ادا کرنا ہے تاکہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکے

آپ کو حکمت عملی سے منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور برکینا فاسو کے تمام لوگوں تک
اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کے لیے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برکینا فاسو 2024ء کے موقعہ پر بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ مسلمہ برکینا فاسو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جلسہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا روحانی فضلوں کے وارث ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا مقصد اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا اور ہمارے مذہب اسلام اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ کے متعلق مزید علم وفہم حاصل کرنا ہے۔

چنانچہ اگر ہم ایک فقرے میں حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کے مطلب کو سمجھنا چاہتے ہیں تو وہ یہ ہے کہ 'تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا'۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں اس فقرے میں ایک نہایت اہم سبق دیا ہے۔ جس پر ہم اگر عمل کریں تو ہم اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دنیا کو بکلی ترک کر دیں اور ہر کسی سے اپنا تعلق توڑ دیں۔ بلکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اور اپنی تمام تر ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ہمیں تقویٰ کے راستے پر چلتے رہنا ہے اور کوئی بھی دنیاوی امور ہمیں اس مقصد سے ہٹا نہ سکیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 277-278)

آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی اہمیت کو بھی ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیے جن سے اللہ یوں مخاطب ہوا: ''میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ مَیں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)

پس آپ کا جلسہ سالانہ جو برکینا فاسو میں منعقد ہو رہا ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں احمدی نیکی اور تقویٰ کے جذبات سے پُر قادیان سے ہزاروں میل دُور حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کی گواہی دینے کے لیے جمع ہیں اور آپؑ کا نام انتہائی عزت وتکریم سے لیتے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مسیحیت ومہدویت کی سچائی کا ایک عظیم ثبوت ہے جن کی آمد کی خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی اور قرآن کریم نے پیشگوئی کی تھی۔ اور آپ سب لوگ اس عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔

اس لیے ہر احمدی کو عہد کرنا چاہیے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوشش کرے گا۔ (اس مشن میں) پہلی چیز تمام انسانیت کو ہمارے خالق، یعنی اس خدائے واحد کی پہچان کروانا اور اس کی عبادت کی طرف مائل کرنا ہے۔ دوسری چیز حقوق العباد ادا کرنا ہے۔ تاکہ دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکے۔

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ قریبی تعلق قائم رکھنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ اس کے وفادار رہیں۔ آپ کو اپنے بچوں کو بھی خلافت کی بے انتہا برکات کے متعلق بتانا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں خلافت احمدیہ کی بابرکت راہنمائی، پناہ اور حفاظت میں رہیں۔ نیز ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھا کریں اور اپنی فیملی اور خاص طور پر بچوں کو بھی ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالیں۔

میں جماعت کے ہر ممبر کو تبلیغ کی اہمیت کے متعلق بھی یاددہانی کروانا چاہتا ہوں۔ میں نے ۸ ستمبر ۲۰۱۷ء کے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ

ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ پیغام پہنچانا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے۔ اور یہ کام ہم نے کرتے چلے جانا ہے۔

آپ کو حکمت عملی سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور برکینا فاسو کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچانے کے لیے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔

آخر پر میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اب وقت آن پہنچا ہے کہ آپ آگے بڑھیں اور پورے خلوص اور عزم کے ساتھ اس بات کا عہد کریں کہ آپ اپنی زندگیوں میں ہر وہ پاک تبدیلی لائیں گے جس کے ذریعے آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کی ہوئی بیعت کی شرائط کو پورا کرنے اور ان کے مطابق عمل پیرا ہونے والے بن جائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ دنیا میں حقیقی روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ آپ کو ان ہدایات پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2025ء)

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی اور گزرے ہوئے یہ ماہ وسال اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ آپ کو نعوذ باللہ شادیوں کی عیش وعشرت سے کوئی دور کا بھی واسطہ اور تعلق نہ تھا بعد میں جو آپ نے شادیاں کیں اس کی ایک حکمت تھی کہ مخالف قوم اور قبیلے کے درمیان صلح وآشتی اور محبت ومودّت کا تعلق پیدا ہو اور اعتماد کی فضا پیدا ہو، جیسے بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ سے، قریش کے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28؍فروری 2025 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خیبر کی جنگ کے بعد یہود کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی ایک سازش ہوئی تھی اور زہر آلود بکری کا گوشت کھلانے کی کوشش کی گئی تھی اسکے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روز یہود خیبر کی فوج کے سپہ سالار سَلّام بن مِشْکَمْ کی بیوی زینب بنت حارث نے آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھنی ہوئی بکری کا گوشت پیش کیا اور کہا کہ آپ کے لیے ہدیہ لائی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ قریب آجاؤ۔ اس کے بعد آپؐ نے اس میں سے دستی کا گوشت اٹھایا اور اس میں سے تھوڑا سا ٹکڑا لیا۔ دوسرے لوگوں نے بھی لیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اپنے ہاتھ روک لو کیونکہ یہ دستی کا گوشت بتا رہا ہے کہ یہ زہر آلود ہے۔ حضرت بِشر بن براءؓ جو وہاں موجود تھے کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو یہ عزت وسربلندی عطا فرمائی۔ جو لقمہ میں نے کھایا اس میں مجھے کچھ محسوس ہوا تھا مگر میں نے صرف اس لیے اس کو نہیں اُگلا کہ آپ ﷺ کا کھانا خراب ہوگا۔ پھر جب آپؐ نے لقمہ اگل دیا تو مجھے اپنے سے زیادہ آپؐ کا خیال ہوا اور مجھے یہ خوشی ہوئی کہ آپؐ نے اس کو نگلا نہیں۔ حضرت بِشرؓ ابھی اپنی جگہ سے اٹھے نہ تھے کہ ان کے جسم کی رنگت تبدیل ہونی شروع ہوگئی اور پھر اس قدر بیمار پڑ گئے کہ خود سے کروٹ بھی نہیں بدل سکتے تھے۔ یہاں تک کہ قریباً ایک سال کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

سوال: کیا آنحضرت ﷺ کی وفات اس زہر کی وجہ سے ہوئی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہود نے تو اس لیے زہر دیا تھا کہ اگر یہ خدا کا سچا نبی ہوگا تو اس زہر سے بچ جائے گا اور آپ ﷺ کے بچ جانے کی وجہ سے انہوں نے جان لیا کہ آپؐ واقعی خدا کے سچے نبی ہیں اور ان کی نگاہ میں تو یہ ایک معجزہ قرار پایا لیکن بعض سادہ لوح ہیں کہ وہ اس زہر سے آپ ﷺ کی وفات کو تسلیم کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہرگز ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو صرف ایک تکلیف کا اظہار تھا اور ہر کوئی جانتا ہے کہ بعض اوقات کوئی جسمانی تکلیف یا زخم یا بیماری کبھی کبھی کسی خاص موقع پر یا خاص موسم میں کسی سبب سے باہر آجاتی ہے۔ اگر اس کی تفصیل میں جائیں تو یہ بھی ملتا ہے کہ زہر ملا ہوا یہ گوشت آپ ﷺ نے منہ میں ڈال دیا تھا لیکن نگلا نہیں تھا اور منہ میں جانے کی وجہ سے آپ کے حلق یا کوے پر زخم آگیا تھا اور کبھی کبھار کھانے کے دوران اس میں تکلیف محسوس فرماتے تھے اور اسی تکلیف کا اظہار آپ ﷺ نے آخری بیماری میں فرمایا ہوگا۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی حضرت صفیہؓ کے ساتھ شادی کی تفصیلات کا کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت صفیہؓ کے آنحضرت ﷺ کے حصے میں آنے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ شادی کی تفصیلات یوں بیان ہوئی ہیں کہ خیبر میں جب قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا تو حضرت دِحیہ آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان قیدیوں میں سے ایک لڑکی دیجئے۔ فرمایا جاؤ ایک لڑکی لے لو۔ انہوں نے حُیَیّ بن اَخْطَب کی بیٹی صفیہ کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ نے دِحیہ کو حُیَیّ کی بیٹی دے دی ہے جو بنی قریظہ اور بنو نضیر کی شہزادی ہے۔ وہ تو آپؐ کے علاوہ کسی کے لیے مناسب نہیں۔ فرمایا اسے اس کے ساتھ بلا لاؤ۔ وہ ان کو لے آیا۔ جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا ان قیدیوں میں سے اس کے سوا کوئی اور لڑکی تم لے لو۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے فرمایا کہ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔ چاہو تو مجھ سے شادی کر لو اور چاہو تو اپنے قبیلہ کی طرف واپس چلی جاؤ۔ دو choices ہیں۔ جس پر انہوں نے آزادی اور نبی کریم ﷺ سے شادی کو پسند کیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال: حضرت صفیہؓ کی شادی پر مستشرقین تنقید کرتے ہیں اور اعتراضات کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ نے ان سے شادی عیش وعشرت کیلئے کی تھی اس حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی جوانی اور گزرے ہوئے یہ ماہ وسال اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ آپ کو نعوذ باللہ شادیوں کی عیش وعشرت سے کوئی دور کا بھی واسطہ اور تعلق نہ تھا۔ بعد میں جو آپ نے شادیاں کیں اس کی ایک حکمت تھی کہ مخالف قوم اور قبیلے کے درمیان صلح وآشتی اور محبت ومودّت کا تعلق پیدا ہو اور اعتماد کی فضا پیدا ہو۔ جیسے بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ سے، قریش کے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے۔ آپ ﷺ کی گزری ہوئی زندگی پر نظر ڈالی جائے جس کی طرف قرآن کریم بھی بڑے خوبصورت انداز میں توجہ دلاتا ہے کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس: 17) کہ پس میں اس رسالت سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے اپنی بھرپور جوانی کیسے گزاری اس قوم میں جہاں شراب اور شباب کی محفلیں نہ صرف عام تھیں بلکہ فخر کے اظہار کے طور پر اس کا ذکر کیا جاتا تھا۔ آپ نے اپنی ساری جوانی ایک بیوہ اور معزز اور شریف عورت کے ساتھ شادی کر کے گزاری اور کم وبیش پچاس سال کی عمر تک اسی ایک بیوی کے ساتھ زندگی بسر کی۔ خوبصورت سے خوبصورت عورت کی پیشکش خود سرداران قریش نے آپ کو کی تھی جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے لیکن آپ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک مشہور مستشرق ولیم میور کے حضرت صفیہؓ کی شادی پر کیے گئے اعتراض کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک مشہور مستشرق ولیم میور کے حضرت صفیہؓ کی شادی پر اس طرح کے اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ”مسٹر میور (Muir) نے اعتراض کیا مگر وہ جانتا نہ تھا کہ ملک عرب میں دستور تھا کہ مفتوحہ ملک کے سردار کی بیٹی یا بیوی سے ملک میں امن وامان قائم کرنے اور اس ملک کے مقتدر لوگوں سے محبت پیدا کرنے کے لیے شادیاں کیا کرتے تھے۔ تمام رعایا اور شاہی کنبہ والے مطمئن ہو جایا کرتے تھے کہ اب کوئی کھٹکا نہیں۔ چنانچہ خیبر کی فتح کے بعد تمام یہود نے وہیں رہنا پسند کیا۔

سوال: کیا اس یہودی عورت کو قتل کر دیا گیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت کے مطابق جب حضرت بِشر بن براءؓ نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس (یہودی) عورت کو قتل کر دو تو اسے قتل کر دیا گیا...... لیکن غالب امکان یہی ہے کہ اس عورت کو معاف کر دیا گیا تھا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہ خیال تھا۔

✿ ✿ ✿

اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کر کے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوگا تبھی تم یہ مرتبہ پا سکتے ہو
ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے
یہ مالی اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی، ہمیشگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی

آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک مالوں میں سے قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر پیش کریں اور اس کے بدلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ لوگ بنے جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 03؍نومبر 2006 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 273 کی تلاوت فرمائی: لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔

سوال: ہم خدا تعالیٰ کا قرب کس طرح پا سکتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کر کے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوگا تبھی تم یہ مرتبہ پا سکتے ہو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے۔ یہ مالی اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی۔ ہمیشگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔

سوال: حضور انور نے آیت وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ کی کیا تشریح فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ یعنی جو کچھ بھی تم اپنے اچھے مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں فائدہ دے گا، وہ تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال کر کے ہمیں یہ توجہ دلا دی ہے کہ تم جو مالی قربانیاں کرو، ایک تو یہ کہ محنت سے اور جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال میں سے کرو، یہ نہیں کہ شراب کی دکانوں پر کام کر کے یا سؤر بیچنے والی دکانوں پر کام کر کے یا پھر کوئی ایسا کام کر کے جو غیر قانونی ہو، پیسہ کما کر اس پر چندہ دے دو یا جس طرح ناجائز منافع خور کرتے ہیں کہ ناجائز پیسہ

کما کر تھوڑی سی رقم غریبوں پر خرچ کر دی یا حج کر لیا اور سمجھ لیا کہ پیسہ پاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ایسا پیسہ نہیں چاہئے۔ اللہ کی راہ میں جو تم خرچ کرو اس میں خیر ہونی چاہئے۔ وہ جائز ہونا چاہئے اور پھر تم جو یہ جائز پیسہ کما رہے ہو اس پر چندہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہی دو، یہ نہیں کہ آمد تو لاکھ روپے ہے اور چندہ دس روپے دے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے قربانی کا حق ادا کر دیا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر کون سا بڑا احسان ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر بڑا احسان ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا نیک ذرائع سے ہی کمایا ہوا مال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ غلط فہمی میں بعض کام کر جاتے ہیں لیکن عموماً نیک مال کی اور قربانی کی قبولیت کی تصدیق بھی فوری ہو جاتی ہے۔

سوال: کس طرح جماعت احمدیہ نے مالی قربانیوں میں حصہ لیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپؐ کی قوت قدسیہ سے جو انقلاب آیا اور صحابہؓ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جان، مال کی جو قربانیاں کیں وہ ہمیں آپؐ کے غلام صادق کی جماعت میں بھی نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی جب ضرورت پڑی، کسی نے اپنے بیٹے کے کفن کی رقم چندے میں بھیج دی، کسی نے اپنی پس انداز کی ہوئی تمام رقم دینی ضروریات کے لئے چندہ میں دے دی، کسی نے اپنی تمام آمد اللہ تعالیٰ کے مسیح کے قدموں میں لا کر ڈال دی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا پڑا کہ بس آپ لوگ بہت قربانیاں کر چکے ہیں، کافی ہیں، مزید کی ضرورت نہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلفاء کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوئی افراد جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

سوال: سن 2006ء میں تحریک جدید کی کل وصولی کتنی ہوئی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سن 2006ء میں تحریک جدید کی کل وصولی 35 لاکھ پانچ ہزار پاؤنڈ ہوئی۔

سوال: کس طرح ہم دین کی ضروریات میں زیادہ سے زیادہ قربانی دی جاسکتی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے۔ بعض لوگوں کو بلا ضرورت گھروں میں بے تحاشا مہنگی سجاوٹیں کرنے کا شوق ہوتا ہے، سجاوٹ تو ہونی چاہئے، صفائی بھی ہونی چاہئے، خوبصورتی بھی ہونی چاہئے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سجاوٹ صرف مہنگی چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔ تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو پیسے جوڑتے ہیں تاکہ سجانے کی فلاں مہنگی چیز خریدی جائے، بجائے اس کے کہ یہ پیسے جوڑیں کہ فلاں کام کے لئے چندہ دیا جائے۔ پھر شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے، اور کاموں میں دیا جا سکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

سوال: سال 2006 میں جو تحریک جدید کی بابرکت تحریک میں شامل ہوئے ان کی کتنی تعداد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی جو تعداد ہے، اس میں جو افراد شامل ہوئے ان کی تعداد 4 لاکھ 82 ہزار 460 ہے، جو گزشتہ سال سے 40 ہزار زیادہ ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جماعت احمدیہ سے کیا توقعات ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے۔ اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریّت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''۔

سوال: آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا کیا فرض ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک مالوں میں سے قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر پیش کریں۔ اور اس کے بدلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ لوگ بنے جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

سوال: اس سال چندہ تحریک جدید کی کتنی وصولی ہوئی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سال تحریک جدید کی کل وصولی 35 لاکھ پانچ ہزار پاؤنڈ کی ہے۔

۞۞۞

احباب توجہ فرمائیں
نور ہسپتال قادیان میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے
مطلوبہ کوائف/تعلیمی قابلیت/تجربہ

(1) اُمیدوار MBBS کی ڈگری مع Rotatory Internship مکمل کر چکا/چکی ہو۔
(2) کسی بھی صوبہ کے میڈیکل کاؤنسل کا رجسٹریشن رکھتا/رکھتی ہو۔
(3) کسی معروف ہسپتال میں کم از کم 02 سالہ تجربہ ہو۔
(4) عمر 30 سال سے زائد نہ ہو۔ (حالات کے پیش نظر استثنائی صورت پر غور کیا جاسکتا ہے۔)
(5) گریڈ 20052-561-24540-784-33948-884-41020 مع مراعات حسب قواعد۔
(6) اُمیدوار صحت مند ہو۔ دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ مہذب ہو، مریضوں و ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حلم کا رویہ رکھتی/رکھتا ہو۔
(7) Male اُمیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔

ضروری ہدایات

(1) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔
(2) خواہشمند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر/مقامی امیر/صدر جماعت/مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ ارسال کریں۔
(3) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا۔
(4) سفر خرچ قادیان آمد و رفت و اخراجات میڈیکل سرٹفکیٹ اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
(5) بوقت انٹرویو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔
نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں
نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان، گورداسپور پنجاب۔ پن کوڈ: 143516
موبائل: 9682587713,9888232530,9682627592 دفتر: 01872-501130
Email:diwan@qadian.in

احمدی طلباء متوجّہ ہوں
احمدیہ ووکیشنل ٹریننگ سینٹر (دار الصناعت) میں
داخلہ شروع ہے
(سیشن 2025-26)

دار الصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و خصوصی راہنمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنر مند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دار الصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں:

(1) Computer applications (2) Plumbing (3) Electrician (4) Welding (5) Motor Vehicle (6) Diesel Mechanic (7) A/C & Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کر سکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لئے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ Personality Development و English Speaking کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 2025-26ء کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی کلاسز 16 جولائی 2025ء سے شروع ہوں گی۔

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل نمبرز و email.id پر رابطہ کر سکتے ہیں۔
darulsanaat.qadian@gmail.com
*9872725895 ,*8604024043
(پرنسپل دار الصناعت قادیان)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12282: میں تسلیمہ جان زوجہ مکرم رئیس احمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 14 مارچ 1988ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جماعت احمدہ سنگھ پورہ ڈاکخانہ خاص تحصیل کالیاں والی ضلع سرسہ مستقل پتہ: ناصر آباد۔ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد سونے کی انگوٹھی، ایک جوڑی کان کی بالی۔ حق مہر ایک لاکھ روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رئیس احمد شیخ   الامۃ : تسلیمہ جان   گواہ : محمد امین ندیم

مسل نمبر 12283: میں صدام حسین بٹ صاحب ولد مکرم ہارون رشید بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کیئر ٹیکر عمر 29 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: پرانی کنک منڈی تحصیل وضلع ہوشیار پور صوبہ پنجاب مستقل پتہ: ڈاکخانہ آسنور تحصیل ڈی ایچ پورا ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 فروری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ منان   العبد : صدام حسین بٹ   گواہ : عبدالحیٔ رشی

مسل نمبر 12284: میں رمضان خان ولد مکرم مکھن خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش یکم مئی 1977ء تاریخ بیعت 2000ء ساکن: ڈاکخانہ کوٹرا کوڑا تحصیل رامپورہ پھول ضلع بٹھنڈہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد یوسف   العبد : رمضان خان   گواہ : محمد امین ندیم

مسل نمبر 12285: میں سلمہ خاتون زوجہ مکرم محمد ابصار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت: 2015 ساکن: ہردیونگر بٹھنڈہ سٹی گلی نمبر 4/2 تحصیل وضلع بٹھنڈہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/20,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ابصار   الامۃ : سلمہ خاتون   گواہ : محمد امین ندیم

مسل نمبر 12286: میں ادیبہ شیراز زوجہ مکرم شیراز احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 24 اپریل 2006ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: ڈاکخانہ مہرون تحصیل وضلع موگا صوبہ پنجاب مستقل پتہ: آسنور صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جنوری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیراز احمد خان   الامۃ : ادیبہ شیراز   گواہ : غلام نبی ڈار

مسل نمبر 12287: میں ملیحہ محمود بٹ زوجہ مکرم ڈاکٹر حسبان اے حلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر تاریخ پیدائش 1993ء پیدائشی احمدی ساکن: یو ایس اے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 جولائی 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات: دو عدد نیکلس 59.5 گرام، چار جوڑی کان کی بالیاں 31.1 گرام، دو عدد بینگلز 51 گرام، دو عدد رنگ 5.6 گرام، ایک عدد ڈائمنڈ کی انگوٹھی 5 گرام حق مہر 10000usd۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/31,000 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد بٹ   الامۃ : ملیحہ محمود بٹ   گواہ : حسبان احمد حلیم

مسل نمبر 12288: میں خورشید بیگم زوجہ مکرم ایس ابو طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2002ء پیدائشی احمدی ساکن: 298 # ساؤتھ اُکڈم بائی پاس روڈ کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 ستمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد کان کی بالی 3 گرام، ایک عدد کان کی بالی ایک گرام (تمام زیورات 18 کیریٹ) جائیداد ایس ایف نمبر 150 انو پر پالایم گاؤں، زمین 328 اسکوائر فٹ گھر کے ساتھ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایس ابو طاہر   الامۃ : خورشید بیگم   گواہ : محمد زکریہ

مسل نمبر 12289: میں مہربان این زوجہ مکرم نور الامین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 30 مارچ 1959 تاریخ بیعت 1979ء ساکن کنا متھور کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایئر سٹڈ 8 گرام، دو عدد انگوٹھی 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زمین 6 سینٹ تجارتی مقصد کے ساتھ (کرایہ پر دو کانیں لگائی ہیں) مذکورہ جائیداد سے خاکسار کو جو کرایہ وصول ہوتا ہے خاکسار قاعدہ کے مطابق اس سے 1/16 ادا کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عمر عبدالقدیر   الامۃ : مہربان این   گواہ : این زبیر احمد

مسل نمبر 12290: میں امۃ الباسط اے بنت مکرم عبدالرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 8 مارچ 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: کنگ گارڈن کنا متھور کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 10 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم عبدالرؤف   الامۃ : امۃ الباسط اے   گواہ : عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 12291: میں سفینہ بیگم زوجہ مکرم محمد اعظم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن: محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مارچ 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: پنڈنٹ 8.700 گرام، 2 عدد ٹاپس 5.630 گرام، 2 عدد نوز پن 0.540 گرام، ایک عدد رنگ 2.890 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/25,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : متین الرحمٰن   الامۃ : صفینہ بیگم   گواہ : محمد نسیم خان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 05 June - 2025 Issue. 23

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہمیں چاہئے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کیلئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں
اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے نسلیں ہماری وابستہ رہیں گی اور اسکے فیض سے فیض پاتے رہیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 رمئی 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیات 54 تا 57 کی تلاوت کی پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہوئے ایک سو سترہ سال گزر چکے ہیں۔ 1908ء میں یہ نظام قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی قائم ہوا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ ہم ایک ایسے نظام کا حصہ ہیں جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ مسیح و مہدی کی آمد کے بعد ایک ایسا دور شروع ہوگا جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے اور پھر اسی نظام میں خلافت کا دور بھی شروع ہوگا جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے بڑے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی تھی جس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ایک نیا دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا شروع ہوا اور آپ کے وصال کے بعد خلافت کا دور بھی شروع ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں اُن سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ تم میں نظام خلافت قائم ہوگا۔ خلفائے راشدین کا زمانہ تیس سال تک رہا۔ اب تیس سال کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک مکمل وعدہ تھا اور اس کی تشریح آنحضرت ﷺ نے بھی فرمادی کہ خلافت علی منہاج نبوۃ تھی پھر بادشاہت تھی پھر جابر بادشاہت تھی پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ مسیح موعود کے زمانے میں قائم ہوگی۔ پس اس بات کو ہم احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا ایک عہد کیا ہے اور اس عہد کی ایک شرط یہ ہے کہ ہم ہمیشہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں گے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے بلکہ تلقین فرمائی ہے اور اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ پس جب تک ہم خلافت سے جڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں گے لیکن اس کے لئے بھی شرائط ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن آیات میں فرمایا ہے جو مَیں نے تلاوت کیں۔ پس ان شرائط کو پورا کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرت جاری کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔

سواے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے تو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو تمہارے دل پریشان نہ ہوں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعاؤں میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اُس وقت جب آپؑ نے یہ ارشاد فرمایا تھا انڈیا میں جماعت احمدیہ تھی اور چند ایک لوگ باہر ہوں گے لیکن یہ پیشگوئی بھی آپ نے ایک رنگ میں فرمادی کہ آئندہ زمانہ ایسا آئے گا کہ جب دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ پھیل جائے گی اور آج ہم وہ زمانہ دیکھ رہے ہیں کہ پوری دنیا میں جماعت احمدیہ پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ خلافت سے وفا اور پیار اور محبت کا تعلق ہمیں نظر آتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تا قیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے نسلیں ہماری وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جماعت احمدیہ میں بھی شاید خلافت ملوکیت میں بدل جائے۔ فرمایا جماعت احمدیہ کی جو خلافت ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ روحانی خلافت رہے گی اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ بعض فتنہ پرداز لوگ یہ باتیں کہنے لگ جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں ملوکیت پیدا ہوگئی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا۔ جماعت احمدیہ میں ہمیشہ روحانی خلافت قائم رہے گی، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خلیفہ وقت تو اپنی نمازوں میں راتوں کو اٹھ کر افراد جماعت کے لئے دعا کرتا ہے کیا کوئی بادشاہ ایسا ہے جو یہ عمل کرتا ہو۔

حضور انور نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ خلافت ان لوگوں کو ملے گا جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے۔ پس جب تک ہم میں سے وہ لوگ جو اللہ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہم اس وعدے سے حصہ بھی پاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ کہ اگر تم اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور ہدایت پاتے رہو گے۔

مسلمانوں میں حقیقی خلافت خلافت راشدہ اس وقت تک قائم رہی جب تک وہ لوگ اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھے رہے۔ جب اطاعت سے باہر نکلے تو خلافت سے بھی محروم ہو گئے۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر اگر اس سے فیض پانا ہے تو خلافت کے ساتھ جڑنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلافت کی کامل اطاعت کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور خلیفہ وقت کے حکموں پر عمل کرنا اور اس سے وفا کا تعلق رکھنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے تبھی وہ ہدایت یافتہ بھی ہوگا تبھی وہ اس سے فیضیاب بھی ہوتا رہے گا جو ایک ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے جو حقیقی مؤمن ہے اور خلافت سے جڑنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا خلافت کا یہ جو نظام ہے یہ ایسا نظام ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دلوں کو پھیرتا ہے۔ یہ تائید الٰہی ہمیشہ ہر خلافت کے زمانے میں ہم نے دیکھا ہے۔ حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو آپ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات تھیں اور لوگوں نے آپ کی بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں بھی ہم نے دیکھا کہ باوجود فتنہ و فساد کے اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ تھیں۔ اور جو لوگ آئندہ خلافت جاری رکھنے کے خلاف تھے وہ علیحدہ ہو گئے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ پھر خلافت ثالثہ میں بھی ہم نے دیکھا کس طرح ایک ہاتھ پر لوگ جمع ہوئے۔ پھر خلافت رابعہ میں ہم نے دیکھا کہ پوری جماعت بغیر کسی انتشار کے ایک دھاگے میں پروئی گئی۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کس طرح لوگ جمع ہوئے۔ دور دراز ملکوں کے لوگ اکٹھے ہوئے اور ایسی وفا کا تعلق انہوں نے ظاہر کیا کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اب دنیا میں آج آپ دیکھ لیں کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو ایک نظام میں پروئی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سے وابستہ خلافت سے وابستہ رہنے کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کے بہت فضل ہیں۔

پاکستان میں 1974ء میں جماعت کے خلاف فساد ہوا اس کے باوجود جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور دنیا میں پھیل گئی۔ 1984ء میں جماعت کے خلاف قانون پاس ہوئے اس سے بھی جماعت کی ترقی میں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی بلکہ ایک نئی شان سے خلافت کے زیر سایہ ہم نے دیکھا کہ جماعت کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اور اب بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن ہے۔

باوجود اس کے کہ دشمن نے ظلموں کی انتہا کر دی، خلافت خامسہ کے دور میں تو بیشمار شہادتیں ہوئی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کے باوجود لوگوں کے ایمانوں کو متزلزل نہیں کر رہا۔ احمدی نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان پر قائم ہیں بلکہ ایمان میں مضبوط تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

باہر کے ملکوں میں جماعت احمدیہ کثرت سے پھیلتی چلی جارہی ہے۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت کے ساتھ تھا کہ جس کے نتیجے یہ ظاہر ہو رہے ہیں کہ آج ہم دو سو تیرہ چودہ ملکوں میں جماعت احمدیہ کے نظام کو قائم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین کی جماعت قائم ہو رہی ہے اور دور دراز رہنے والے لوگ بھی ایسے ہیں جو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خلافت سے ان کا تعلق ہے۔

برکینا فاسو میں ڈوری کے مقام پر جہاں آٹھ نو احمدیوں کی شہادتیں ہوئیں اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ ان کی نسلیں اور ان کی اولادیں ایمان پر قائم ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح ہمارے ان شہیدوں نے ایمان رکھا اور اپنی جانیں قربان کیں اور ہم بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم خلافت کے لئے اور خلافت کے نظام کو قائم کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور ایسے ایسے محبت کے پیغام وہ مجھے بھیجتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ان دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو جن کو ہم بعض دفعہ اَن پڑھ سمجھتے ہیں ان میں بھی ایمان کی ایسی حرارت ہے کہ ان کے الفاظ اور ان کا جذبہ اور ان کا عشق اور خلافت سے محبت اور پیار ایک ناقابل بیان اور ناقابل مثال چیز ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ دائمی ہوگی وہ اس دائمی نظام کو قائم رکھنے کے لئے لوگوں کے دلوں کو بھی ایمان سے بھر رہا ہے اور بھرتا چلا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہی آیات میں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ایمان میں ترقی کرنے والے ایسے ہیں جو کبھی شرک نہیں کرتے پس ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ ہر قسم کے شرک سے بچیں۔ پس اگر ہم نے حقیقی فیض پانا ہے خلافت کے فیض سے تو پھر ہمیں ہر قسم کے شرک سے اپنی اناؤں سے اور تکبر سے اپنے آپ کو نجات دلانی ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہیں جو نماز کا قیام کرنے والے ہیں جو زکوۃ کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ پس نمازوں کا قیام جو ہے وہ انتہائی اہم چیز ہے اس کے لئے ہر احمدی کو جو اپنے آپ کو خلافت سے منسلک سمجھتا ہے اور منسلک کرنا چاہتا ہے اور اس سے فیض پانا چاہتا ہے اس کو یہ بات سامنے رکھنی ہوگی کہ ہم نے نمازوں کے قیام کی طرف بھرپور توجہ دینی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کی ادائیگی کا حکم بھی دیا ہے یہ بھی تزکیہ اموال کے لئے بہت ضروری ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی یہ مالی نظام جاری ہے اور خلیفہ وقت کی اطاعت میں دنیا میں چندہ دینے کے ذریعہ سے افراد جماعت اور جماعتوں کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ خلافت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں مالی قربانی کی روح پیدا کی پھر نظام خلافت کے ذریعہ سے اس کا جو جائز مصرف ہے اور جو حقیقی مصرف ہے وہ ہو رہا ہے اور غریبوں کی پرورش بھی ہو رہی ہے ضرورتمندوں کی ضرورتیں بھی پوری ہو رہی ہیں اور اسلام کی اشاعت کا کام بھی ہو رہا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑنے سے ہی اب دنیا کی بقاء ہے اور خلافت احمدیہ اس نظام کا تسلسل ہے اس وعدے کا تسلسل ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا تھا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی اور جو مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری ہونا تھا۔ پس خلافت احمدیہ کی یہ کڑی ہے جو اللہ تعالیٰ تک لے کر جاتی ہے اور اس کے نظام کو قائم کرنے کیلئے ایک کڑی ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں کا بھی وارث بنائے گا اور وہ فضل ایسے ہوں گے کہ دنیا میں کسی اور پر ایسے فضل نازل نہیں ہو سکتے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم کرنل ڈاکٹر پیر محمد منیر صاحب، اور مکرمہ سلیمہ زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مبلغ سلسلہ کینیڈا کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad